بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہ نزل احسن الحدیث

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

جلد: 46 | ۱۵ تا ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ 6 تا 12 مارچ 2015ء | شمارہ: 09

فلسطین

ارضِ انبیاء

یہودی مظالم کی آماجگاہ!

سینٹ الیکشن

سیدنا زبید بن العوام رضی اللہ عنہ

"ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے
اور میرا حواری زبیر ہے۔"

(فرمان نبویؐ)

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

کے کاغذاتِ نامزدگی منظور!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- دورانِ تلاوت سلام کا جواب دینا.....؟!
- نماز دیر سے پڑھنے کو معمول بنالینا.....؟!
- مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا.....؟!

فرمان روائی، رعایا اور حکومت کے احکام!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

اللہ کی نشانیوں سے اعراض

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ﴾ (السجدۃ)

''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ کی آیات سے وعظ کیا گیا پھر بھی ان سے اس نے منہ موڑ لیا (یقین مانو) کہ ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔''

انسانی معاشرہ میں احسان فراموشی بہت بڑا اخلاقی جرم سمجھا جاتا ہے اور فی الحقیقت انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ حسن سلوک اور احسان و نیکی والا رویہ رکھنے کے باوجود دوسرے فریق کا احسان مند ہونے کی بجائے منفی طرز عمل اپنانا واقعی بہت بڑا جرم ہے۔ انسانوں کے خالق و مالک کو بھی یہ رویہ پسند نہیں اور ایسا شخص جو اللہ کے احسانات کے بعد شکر گزاری اور رب کریم کا احسان مند ہونے کی بجائے مغرور اور متکبر بن جائے اور اس کی نشانیوں سے اعراض برتنے لگے تو وہ شخص کسی اور پر نہیں بلکہ اپنے آپ پر ہی ظلم کر رہا ہے۔ اس ظلم کو کتاب ہدایت میں بہت بڑا ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس کے عوض دردناک عذاب کی وعید بھی سنائی گئی ہے اور ایسا شخص ہدایت سے محروم رہتا ہے۔

﴿إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا﴾ (الکہف)

''بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں جس کی بناء پر وہ ہدایت کو نہیں سمجھ سکتے اور ان کے کانوں میں گرانی ہے۔ اب اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلاتے بھی رہیں تو یہ کبھی بھی ہدایت قبول نہیں کریں گے۔''

اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر نہ کرنے اور اس کی ہدایت سے منہ موڑنے ہی کا نتیجہ ہے کہ انسان حیران و پریشان کسی متاع گم گشتہ کی تلاش میں سرگرداں ہیں لیکن مجال ہے کہ اسے آسودگی میسر ہو۔

﴿فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ﴾ (المدثر)

''انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔''

اقوام ماضی کو اسی رویہ لاپرواہی اور احسان فراموشی کی وجہ سے عذاب سخت نے آلیا تھا:

﴿فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ﴾ (فصلت)

''اللہ کی طرف سے ہدایت کے آنے پر بھی اگر یہ لوگ روگرداں ہوں تو کہہ دیجیے کہ میں تمہیں اس کڑک عذاب آسمانی سے ڈراتا ہوں جو قوم عاد اور قوم ثمود پر نازل ہوا۔''

ایسے متکبر انسان سے دور رہنے اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے تاکہ ایک اچھے اور صالح معاشرہ کے قیام کے لیے ایسے رویوں سے بچا جا سکے۔

﴿وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾

''اور دھیان رکھنا ایسے شخص کا کہا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑا ہے اور جس کا معاملہ حد سے گزر چکا ہے۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

تین وصیتیں

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ، "صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ".] (متفق علیہ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے میرے دوست (ﷺ) نے تین وصیتیں فرمائیں: ''① ہر مہینے میں تین روزے اور ② چاشت کے وقت دو رکعتیں اور ③ سونے سے قبل وتر پڑھ لیا کروں۔'' (بخاری مسلم)

اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ کی تین وصیتوں کا ذکر ہے جو آپ نے اپنے شاگرد خاص سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمائی تھیں، وہ درج ذیل ہیں:

پہلی وصیت: یہ ہے کہ ''ہر مہینے تین روزے رکھوں۔'' اس کی افادیت یہ ہے کہ ایک روزے کا ثواب دس روزے کے برابر ہے اور تین دن کے روزے کا ثواب ایک مہینے کے برابر ہوا، اس طرح ثواب کے لحاظ سے انسان ساری زندگی روزے دار کی حیثیت میں رہتا ہے۔ ہر قمری مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزے رکھے جائیں۔ ان دنوں کو ایام بیض کہا جاتا ہے، ایام بیض اس بنا پر کہ ان ایام کی راتیں مکمل طور پر چاند کی وجہ سے روشن یعنی سفید رہتی ہیں۔

دوسری وصیت: یہ فرمائی کہ ''سورج طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد دو رکعت نفل ادا کروں۔'' یہ وصیت خاص طور پر ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنی کسی مجبوری کی بنا پر تہجد کی نماز کے لئے بیدار نہیں ہو سکتے وہ نماز فجر کے بعد ذکر اذکار کریں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور سورج نکلنے کے بعد دو رکعت نفل ادا کر لیں تو انہیں بہت زیادہ اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ ہے، اس کی ادائیگی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ہر روز طلوع آفتاب کے بعد دو رکعت نفل ادا کرے اس کی طرف سے صدقہ ادا ہو جائے گا۔'' تہجد پڑھنے والا بھی اگر صبح کے دو نفل ادا کر لے تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ہوگا۔

تیسری وصیت: یہ فرمائی کہ ''میں رات کو سونے سے قبل نماز وتر ادا کر لیا کروں۔'' چونکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رات کو دیر تک تعلیم حدیث میں مشغول رہنے کی بنا پر جاگتے رہتے تھے اس لئے نماز تہجد کے لئے اٹھنا مشکل تھا، لہٰذا آپ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ ''رات کو سونے سے قبل وتر پڑھ لیا کرو۔'' یہ رعایت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اپنی مصروفیت کی بنا پر نماز تہجد کے لئے اٹھ نہ سکے وہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرے تاکہ وتر فوت نہ ہو جائیں، اگر کبھی فوت ہو جائیں تو اس کی قضا دی جائے اور قضا کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔

اللہ کرے کشکول ٹوٹ جائے!

اہل اسلام کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہی پوری کائنات کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ زندگی اور موت اسی کے قبضۂ اختیار میں ہے۔ اس نے دنیا کو اتنی نعمتیں عطا کی ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ یعنی ''اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو احاطۂ شمار میں لانا چاہو تو نہیں لا سکتے۔'' اسی نے سمندروں کو جلال اور فضاؤں کو جمال بخشا ہے۔ وہی آنکھوں کو نور اور دماغوں کو سرور بخشتا ہے۔ کائنات کے حوادث و واقعات اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ مفسرین نے قرآن مجید کے مختلف مقامات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ وہی اللہ تخلیق، رزق اور تدبیر وغیرہ میں منفرد ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ فرمایا: آسمانوں کو اتنی بلندی اور خوبصورتی کے ساتھ بنانے والا، ان میں درخشاں کواکب، روشن ستارے اور گردش کرنے والے افلاک بنانے والا، اسی طرح زمین اور اس میں پہاڑ، نہریں، چشمے، سمندر، اشجار، کھیتیاں اور انواع واقسام کے طیور وحیوانات وغیرہ پیدا کرنے والا اور آسمان سے بارش برسا کر اس کے ذریعے بارونق باغات اُگانے والا کون ہے؟ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو زمین سے درخت ہی اُگا کر دکھا دے۔ ان سب کے جواب میں مشرکین بھی کہتے اور اعتراف کرتے تھے کہ ''یہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔''..... قرآن مجید کے بہت سے مقامات پر نعمتوں کا تذکرہ آیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے احسان اس بات کا جتلایا ہے کہ اس نے مومنین میں ایسا رسول (ﷺ) مبعوث فرمایا جو آیات تلاوت کرے، کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔ پھر کائنات نے دیکھا کہ آپ نے مختصر وقت میں اپنی دعوت سے لوگوں میں صحت مند انقلاب برپا کر دیا۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد اس امر کا تذکرہ ضروری ہے (جس نے بھی یہ کہا بالکل درست کہا ہے) کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کی سرزمین میں کونسی نعمت نہیں؟ یہاں سونا ہے، تانبا ہے، کوئلہ ہے، لوہا ہے، تیل اور گیس کے ذخائر ہیں۔ دنیا بھر کا بہترین نہری نظامِ آبپاشی کے لیے موجود ہے۔ ہر قسم کی فصل پاکستان میں اُگتی ہے۔ ہر قسم کے کارخانوں کے لیے افرادی قوت موجود ہے۔ دنیا بھر کے لوگوں سے زیادہ محنتی، ذہین اور بہادر لوگ یہاں موجود ہیں۔ دریا ہیں، سمندر ہے، بندرگاہیں ہیں۔ پہاڑ ہیں، سرسبز وشاداب کھیت، برف پوش پہاڑ اور جنگلات ہیں۔ پاکستان کے قابل رشک پانچ موسم، بہار، گرما، برسات، خزاں اور سرما یہاں پائے جاتے ہیں۔ ایسی آب وہوا ہے کہ دنیا کے کئی ممالک کے باشندے ان موسموں کو ترستے ہیں۔ گویا پروردگار کی عطا کردہ ہر نعمت پاکستان کو میسر ہے۔

چنانچہ پچھلے دنوں وزیراعظم میاں نواز شریف نے چنیوٹ کے نواحی مقام ''رجوعہ سادات'' جا کر پوری قوم کو یہ خوشخبری سنائی کہ یہاں سرسبز زمینوں کے نیچے سونے، تانبے اور کوئلے کے بہت بڑے ذخائر نکل آئے ہیں اور یہ ان نیکیوں کا ثمر ہے جو حکومت بخوشی کرتی رہی ہے۔ اب عسرت اور تنگی کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ میاں شہباز شریف وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا کہ ''اب کشکول ٹوٹے گا اور قوم کی تقدیر بدلے گی۔'' یاد رہے کہ یہ امر گذشتہ تقریباً ایک سال سے چینی ماہرین کے تجربات کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کم وبیش اٹھائیس مربع میل رقبے کا سروے کیا ہے۔ اس پراجیکٹ پر تیزی سے کام ہونا چاہیے تاکہ اس کے ثمرات جلد قوم کے سامنے آسکیں۔

بلوچستان میں تانبا، پتھر اور تھر میں کوئلے کے وسیع ذخائر ہیں مگر قوم ابھی تک اس کے ثمرات سے مستفید نہیں ہو سکی۔ معروف سائنسدان ڈاکٹر ثمر مبارک مند تھر میں کوئلے سے پچاس ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ان کا بیان آیا تھا کہ مطلوبہ وسائل میسر نہیں آ رہے اس لیے کام سست روی کا شکار ہے۔ حکومت کو وسائل مہیا کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ یہ بات درست ہے کہ ملکی معیشت رو بہ ترقی تھی کہ طاہر القادری اور عمران خان کے دھرنوں نے بڑا نقصان پہنچایا ہے۔

بلاشبہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ پانی اس کی بنیادی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے پانی کی مقدار بتدریج کم

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
فرمانروائی اور حکومت کے احکام..... (خطبۂ حرم)	6
راہِ دعوت	10
حرمت رسولؐ.....اور ہم	11
سیدنا زبیر بن العوامؓ	12
فلسطین انبیاء کی سرزمین	14
ڈاکٹر محمد بہاؤالدین کی ''تاریخ اہلحدیث''	18
مرکزی کابینہ وعاملہ.....اجلاس کی روداد	21
اخبار الجماعۃ	23

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ہو رہی ہے۔ بھارت مسلسل ہمارے پانی پر کشمیر کی طرح ناجائز قبضہ کیے جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں کالا باغ ڈیم بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ اس پر حکومت کو فوری توجہ دینی چاہیے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ پاکستان میں بھی بڑی قیمتی دھاتیں موجود ہیں مگر وہاں تحقیقی کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہاں پھلوں کی بھی بڑی بہتات ہے۔ بہت سا پھل ضائع ہو جاتا ہے۔ وہاں ایسی فیکٹریاں لگانے کی ضرورت ہے جو پھلوں کی مصنوعات تیار کریں اور لوگوں کو روزگار بھی میسر ہو۔ بہرحال پورے ملک میں مختلف ذخائر کی تلاش میں کام جاری رہنا چاہیے۔ ان شاء اللہ وہ وقت آجائے گا جب کشکول مستقل ٹوٹ جائے گا۔ حکومت کو غیر پیداواری اخراجات میں کمی کرنی چاہیے تاکہ قوم کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

صوبائی الیکشن کمشنر نے سینٹ کے انتخابات کے لیے پروفیسر ساجد میر کے کاغذات منظور کر لیے۔

صوبائی الیکشن کمشنر ظفر اقبال حسین نے سینٹ کے انتخابات کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ پروفیسر ساجد میر کے کاغذات پر لگائے گئے تمام اعتراضات مسترد کرتے ہوئے منظور کر لیے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے دفتر کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ مسلم لیگ ن کے صدر اور وزیر اعظم محمد نواز شریف نے مجھے اتحادی جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے ٹکٹ جاری کیا جس پر میں ان کا ممنون ہوں۔ میرے کاغذات کی منظوری اس امر کی دلیل ہے کہ مخالف فریق کے اعتراضات بے بنیاد تھے۔ ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ ان کے خلاف اعتراضات کے پیچھے یقیناً کوئی سیاسی چال تھی جو ناکام ہوگئی ہے۔

فلسفۂ خودی

خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے؟ ❀ تیرے ایمان میں جاں کیوں نہیں ہے؟

بنا کفار کا صیدِ زبوں ہے ❀ بھلا اس پر پشیماں کیوں نہیں ہے؟

ہوا تُو کفر کا کیوں تابعِ فرماں ❀ پلٹ آنے کا امکاں کیوں نہیں ہے؟

تجھے اے کاش! احساسِ زیاں ہو ❀ سجھائی دیتا دَرماں کیوں نہیں ہے؟

عمل سے بچنے کا اک عُذر تقدیر ❀ تُو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے؟

تری رسوائی پر خندہ جہاں ہے ❀ ندامت تجھ کو ناداں کیوں نہیں ہے؟

رُلائے بے بسی عاصمؔ کو ہر پل ❀ ترے سینے میں طوفاں کیوں نہیں ہے؟

جناب مولانا عبدالرحمٰن عاصمؔ (ایم اے)

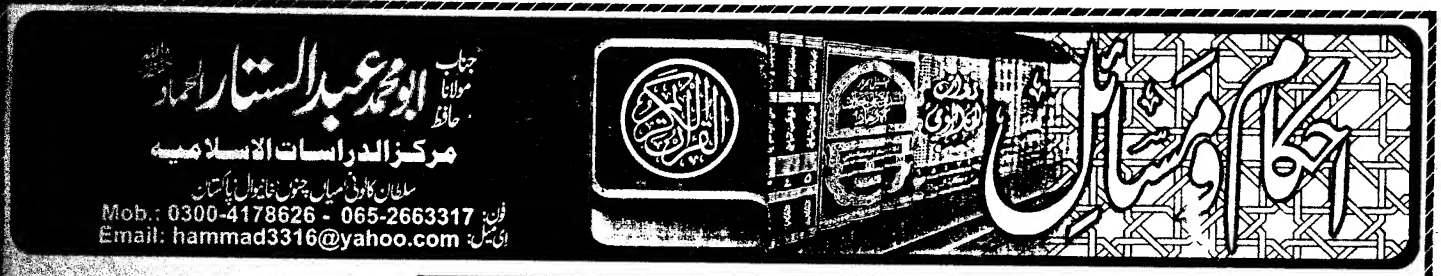
احکام و مسائل
جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 - 0300-4178626 :Mob.
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا

سوال ہمارے اکثر حجاج اور عمرہ کرنے والے حضرات مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں ایک حدیث بیان کی جاتی ہے کہ جو شخص مسجد نبوی میں پابندی سے چالیس نمازیں پڑھتا ہے وہ آگ، عذاب اور نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کا حوالہ اور اس کی حیثیت سے آگاہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

جواب رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز ادا کرنا عام مساجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اس لئے مسجد نبوی میں زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھنے کا اہتمام کرنا باعث سعادت ہے لیکن اس کیلئے کسی دن یا تعداد کی تحدید صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ یہ بات باعث تعجب ہے کہ حج یا عمرہ کرنے والوں کیلئے جو پروگرام تشکیل دیا جاتا ہے، اس میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ضرور ادا ہوں، شاید اس اہتمام کی بنیاد وہی حدیث ہے جسکا سوال میں ذکر ہے، یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کیں اور اسکی ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی تو اس کیلئے آگ سے برأت اور عذاب سے نجات لکھ دی جاتی ہے، نیز وہ نفاق سے بھی بری ہو جاتا ہے۔'' (مسند امام احمد ص ۱۵۵ ج ۳)

لیکن اسکی سند کمزور ہونے کی بناء پر یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس میں نبیط بن عمر نامی راوی مجہول ہے اور اس سے صرف عبدالرحمٰن بن ابوالرجال روایت بیان کرتا ہے، اگرچہ امام ابن حبانؒ نے اپنے روایتی تساہل سے کام لیتے ہوئے اس مجہول راوی کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ (کتاب الثقات ص ۴۸۳ ج ۵)

بہرحال مذکورہ حدیث ضعیف ہے جسے بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا، البتہ امام ترمذیؒ نے ایک دوسری سند سے ایک حدیث بیان کی ہے، جسکے الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص اللہ کو راضی کرنے کیلئے چالیس دن تک تمام نمازیں باجماعت ادا کرتا ہے، اسکی تکبیر تحریمہ بھی فوت نہیں ہوتی تو اس کیلئے آگ اور نفاق سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔ (سنن ترمذی، الصلوٰۃ ۲۴۱)

اگرچہ اس حدیث کا مذکورہ بالا اہتمام سے کوئی تعلق نہیں، تاہم امام ترمذیؒ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ موضوع حدیث نہیں بلکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول ہے (حوالہ مذکور) واللہ اعلم

نماز دیر سے پڑھنے کو معمول بنالینا

سوال میں رات دیر سے سوتا ہوں، اس بناء پر میری عشاء کی نماز رہ جاتی ہے، میں اسے صبح کی نماز کے بعد ادا کرتا ہوں، اسے چھوڑتا نہیں، اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب نماز کا بروقت ادا کرنا ضروری ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بلاشبہ اہل ایمان پر مقررہ اوقات میں نماز کا ادا کرنا فرض ہے۔'' (النساء: ۱۰۳)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ہے۔ (مسند امام احمد ص ۱۴۷، ج ۵) ہاں اگر کوئی نماز سے سویا رہے یا غفلت کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو اسے جب یاد آئے پڑھ لے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم میں سے کوئی نماز بھول جائے یا سویا رہ جائے تو جب اسے یاد آئے وہ نماز پڑھ لے۔'' (مسند امام احمد ص ۲۹۸ ج ۵) ایک روایت میں ہے کہ اس کا کفارہ صرف یہی ہے۔ (صحیح مسلم، المساجد: ۶۸۴)

لیکن یہ بات مسلمان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ ہر روز نماز عشاء میں اتنی سستی کرے کہ وہ اسے فجر کے بعد پڑھنے کا معمول بنالے، اگر وہ کام کاج کی وجہ سے بروقت گھر نہیں آتا تو اسے چاہیے کہ اپنی ڈیوٹی کے دوران ہی بروقت نماز پڑھ لے یا گھر آ کر اسے ادا کرلے، گھر میں کسی کی ڈیوٹی بھی لگائی جا سکتی ہے کہ وہ اسے نماز کی ادائیگی کیلئے بیدار کر دے، ہاں اگر کوئی شدید عارضہ لاحق ہو یا نیند کا شدید غلبہ ہو تو وہ سونے کے بعد بھی اسے ادا کر سکتا ہے لیکن ہمیشہ اسے صبح کی نماز کے بعد ادا کرنا اور اسے معمول بنالینا مستحسن نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین!

ماں کو زکوٰۃ دینا

سوال میں صاحب حیثیت ہوں لیکن میری ماں غریب ہے، کیا میں اپنی زکوٰۃ سے ماں کا تعاون کر سکتا ہوں، اس سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائیں؟

جواب شریعت نے والدین کے بہت اونچے مقام کی نشاندہی کی ہے پھر خدمت کے لحاظ سے ماں کا مرتبہ باپ سے بڑھ کر ہے۔ یہ کس قدر انسان کی کم ظرفی ہے کہ والدین کی اپنی جیب سے خدمت کرنے کے بجائے مال زکوٰۃ سے ان کا ''تعاون'' کرے، کوئی مسلمان اس طرح کی سوچ نہیں رکھ سکتا اگر بیٹا صاحب حیثیت ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے ذاتی مال سے والدین کی خدمت کرے، اگر والدین ضرورت مند ہیں تو وہ اپنی اولاد کی اجازت کے بغیر بھی ان کے مال سے حسب ضرورت لے سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''سب سے پاکیزہ چیز جو آدمی کھاتا ہے وہ ہے جو اس نے خود کمائی ہو اور جبکہ اس کی اولاد بھی اسکی کمائی ہے۔ (ابوداؤد، الاجارۃ: ۳۵۲۸)

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ اس کا والد اس کا مال لے لیتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''تو اور تیرا مال والد ہی کا ہے۔'' (ابوداؤد، الاجارہ: ۳۵۳۰)

جبکہ ماں کا حق والد سے بھی بڑھ کر ہے تو ایسے حالات میں ماں کی خدمت اپنے ذاتی مال سے کی جائے، اسے زکوٰۃ وغیرہ نہ دی جائے۔ (واللہ اعلم)

دوران تلاوت سلام کا جواب دینا

سوال اگر کوئی آدمی قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہو تو کیا اسے سلام کہا جا سکتا ہے، اگر سلام کہنا جائز ہے تو کیا وہ دوران تلاوت سلام کا جواب دے سکتا ہے، قرآن و حدیث کے مطابق اس کا جواب دیں؟

جواب ہمارے ہاں کچھ مسائل ایسے ہیں جو لوگوں میں مشہور ہیں لیکن کتاب و سنت میں ان کا کوئی ثبوت نہیں، مثلاً: کھانا کھانے والے اور دوران جماعت نماز پڑھنے والوں کو سلام نہیں کرنا چاہیے، حالانکہ قرآن و حدیث میں اسکے متعلق کوئی ممانعت وارد نہیں۔ اسی طرح یہ بھی مشہور ہے کہ جب کوئی قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہو تو اسے سلام نہیں کرنا چاہیے اور نہ اسے سلام کا جواب دینے کی اجازت ہے حالانکہ احادیث میں وارد رسول اللہ ﷺ کے عمل سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اس دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے ہمیں سلام کیا تو ہم نے آپ کے سلام کا جواب دیا۔ (مسند امام احمد ص ۱۵۰ ج ۴)

اس حدیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں: ☆ مسجد میں داخل ہوتے وقت حاضرین کو سلام کہنا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔ ☆ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو سلام کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ ☆ قرآن مجید پڑھنے والا دوران تلاوت سلام کا جواب دے سکتا ہے۔

بہر حال قرآن مجید کی تلاوت سلام کہنے اور جواب دینے کیلئے رکاوٹ کا باعث نہیں۔

سورۃ یٰسین قرآن کا دل ہے؟

سوال ایک عالم دین نے دوران خطبہ سورۃ یٰسین کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سورت قرآن مجید کا دل ہے، اس کی تحقیق درکار ہے؟

جواب فضائل قرآن کے سلسلہ میں بعض روایات ہمارے ہاں بہت مشہور ہیں لیکن استنادی طور پر ان کی حیثیت بہت کمزور ہے، اس لئے ہمارے خطباء کو چاہیے کہ وہ صحیح روایات سے فضائل و احکام بیان کریں۔

سورۃ یٰسین کے فضائل میں درج ذیل حدیث بیان کی جاتی ہے: ''ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے جو شخص ایک مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھتا ہے تو اسکی قرأت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔'' (ترمذی، فضائل القرآن: ۲۸۸۷)

یہ روایت ہارون ابو محمد کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، چنانچہ امام ترمذیؒ خود ہی اس روایت کے بعد فرماتے ہیں: ''ہارون ابو محمد ایک مجہول شخص ہے۔''

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ (الضعیفہ ص ۳۱۲، ج ۱)

سورۃ یٰسین کے فضائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا درج ذیل قول صحیح ہے، آپ فرماتے ہیں: ''جو شخص صبح کے وقت میں پڑھے تو اسے شام تک آسانی ہوگی اور جو شخص رات کے وقت اسکی تلاوت کرے تو اسے صبح تک سہولت میسر ہوگی۔'' (دارمی ص ۴۸۷ ج ۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص رات دن سورۃ یٰسین پڑھنے کا معمول اختیار کرتا ہے تو اس کی زندگی آرام و راحت اور سہولت و سکون سے گزرے گی، یقیناً جو شخص اس کے معانی پر غور و فکر کرے گا، اس کے ایمان میں اضافہ ہوگا، اس کا اللہ پر اعتماد اور یقین بڑھے گا جو دنیا میں آرام و سکون کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا میں آرام و سکون عطا فرمائے۔ آمین!

❀❀❀❀❀

فرمانروائی اور حکومت کے احکام

الشیخ العلامۃ المحدث
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس
حفظہ اللہ

مترجم ـــ جناب حافظ محمد سرور ـــ نظر ثانی ـــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

میں تمہیں اور خود کو اللہ کے قرب کی تلقین کرتا ہوں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اسلام کی نعمت پر اور دیگر عطاؤں اور نوازشوں پر اس کا شکر ادا کرو اور خلوت وجلوت میں اس سے یوں ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾﴾ (الحشر)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے۔ اور (ہر وقت) اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔''

جو شخص اپنی زندگی میں اللہ سے ڈرتا رہے اور سرکش نفس کی مخالفت کرتا رہے تو یہی وہ آدمی ہے جو دنیا میں بھی کامیاب ہوا اور جنت الفردوس میں بھی بلند مرتبہ پائے گا۔

جو شخص اپنی زندگی میں اللہ سے ڈرتا رہے اور سرکش نفس کی مخالفت کرتا رہے تو یہی وہ آدمی ہے جو دنیا میں بھی کامیاب ہوا اور جنت الفردوس میں بھی بلند مرتبہ پائے گا۔

اے اہل اسلام! ہماری شریعت مطہرہ یہ چاہتی ہے کہ بڑی مصلحتیں اور برتر مقاصد بروئے کار آئیں اور نفسوں کا یوں تزکیہ کیا جائے کہ یہ تمام برائیوں اور خرابیوں سے پاک ہو جائیں۔ کیونکہ یہی وہ شریعت ہے جو سب سے آخری رسالت ہے، تمام رسالتوں کا لب لباب ہے اور زندگی کے تمام تر مسائل اور ضرورتوں پر حاوی ہے۔ یہی وہ مبارک اور باسعادت رسالت ہے جس میں آگے بڑھنے اور قابل عمل ہونے کی صلاحیت ہے اور ہر زمانے کے حالات وتغیرات اور مسائل وامور سے نبرد آزما ہونے کی استعداد رکھتی ہے۔

اس کی بڑی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ لوگوں کی دنیا اور آخرت سنوارتی ہے، انہیں بھلائیاں اور اچھائیاں عطا کرتی ہے، ان کی رہنمائی کرتی ہے، انہیں تکلیفوں اور پریشانیوں سے دور رکھتی ہے اور سچائی کی تجلیاں حاصل کرنے کا پورا اہتمام کرتی ہے۔

یاد رکھیے کہ جن جوہری معاملات کو شریعت اسلامیہ نے بلند اور مستحکم مقام دیا ہے اور ان کی بجا آوری کو سرفہرست اور اولین مقام دیا ہے، انہی میں سے ایک معاملہ فرمانروائی اور حکومت کا معاملہ ہے یعنی خلافت راشدہ کا منہج نافذ کرنا اور شریعت پاک کی روشنی میں رعایا کے معاملات سدھارنا۔

اے پیروانِ اسلام! اگر لوگوں کا کوئی حکمران نہ ہو تو اسلام کے اصول ٹوٹ پھوٹ جائیں، قوانین معطل ہو جائیں، لوگوں کا معاملہ بگڑ جائے، یتیم ضائع ہو جائیں اور بیت اللہ کا حج بھی نہ ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فتنہ یہی ہے کہ لوگوں کا کوئی حکمران نہ ہو جو ان کے معاملات کو لے کر کھڑا ہو۔''

امام ماوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امامت ایک ایسی بنیاد ہے جس پر ملت اسلامیہ کی مستحکم دیواریں کھڑی ہیں، جس سے امت کے فوائد ظہور پذیر ہوتے ہیں اور خاص و عام کے معاملات سدھرتے ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ فرمانروائی اور امامت کا معاملہ ایسا معاملہ ہے جسے اہمیت دیتے ہوئے دین اسلام نے سرفہرست رکھا ہے اور جس کی بنیادیں سید الانبیاء والمرسلین ﷺ نے استوار کی ہیں۔ جن کا فرمان ہے کہ:

''جب تین لوگ سفر میں نکلیں تو کسی ایک کو امیر بنا لیں۔'' (ابوداود)

جبکہ قرآن مجید میں ہمارے پروردگار کا فرمان ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ (النساء: 59)

''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ آیت رعایا کے متعلق نازل ہوئی ہے، رعایا کی ذمہ داری ہے کہ فرمانرواؤں کی اطاعت کریں سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دیں۔''

نبی کریم ﷺ کے رفیق اعلیٰ کی جانب منتقل ہو جانے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی راستہ اپنایا، چنانچہ نبی کریم ﷺ کی تجہیز وتکفین سے قبل وہ سارے سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

اس طرح انہوں نے ایک رات بھی امام کی بیعت کے بغیر گزارنا پسند نہ کی حالانکہ ان پر ایک سنگین حادثہ اور بڑی مصیبت گزر چکی تھی۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جانشینی کے لیے چھ لوگوں کو نامزد فرمایا چنانچہ امت اسلامیہ نے ان میں سے حضرت عثمان کی بیعت کی اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی۔

اللہ اکبر! پاک ہے وہ ذات جس نے خلافت کو ایک مقام دیا اور اس کی مضبوط بنیاد رکھی، پھر صحابہ کرام کو خلیفہ بنایا تاکہ احمد ﷺ کے بعد کوئی بھی نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔

اے برادرانِ ایمان! فرمانروا کی بیعت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تنگی ہو یا آسانی، جی چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو، ہر حال میں حکم سنا جائے گا اور مانا جائے گا اور جو لوگ حکومت کی اہل ہوں گے، ان سے جھگڑا نہیں کیا جائے گا۔ یاد رکھیے کہ بیعت کتاب وسنت اور اجماعِ امت کی رو سے واجب ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ﴾ (الفتح)

''جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔''

اہل علم بیان کرتے ہیں کہ ''یہ آیت اگرچہ نبی کریم ﷺ کی بیعت کے متعلق نازل ہوئی ہے لیکن آپ ﷺ کے بعد آنے والے فرمانرواؤں کی بیعت بھی اس آیت کے عموم میں داخل ہے کیونکہ لفظ کے عموم کا اعتبار کیا جاتا ہے، سبب کے خاص ہونے کا نہیں:

جبکہ یہ آیت مبارکہ اس بات کے لیے نص کا درجہ رکھتی ہے کہ بیعت واجب ہے اور اسے توڑنا حرام۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الفتح)

''تو جو شخص عہد شکنی کرے وہ اپنے نفس پر ہی عہد شکنی کرتا ہے اور جو شخص اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا ہے تو اسے عنقریب اللہ بہت بڑا اجر دے گا۔''

اسی طرح امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں یہ حدیث بیان کی ہے کہ:

''جو اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس کی گردن میں کوئی بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے کہ ''ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اس بات پر کہ تنگی ہو یا آسانی، جی چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو، ہر حال میں حکم سنیں گے اور مانیں گے، خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور یہ کہ ہم معاملے کے اہل لوگوں سے نہیں جھگڑیں گے۔'' (مسلم)

اس طرح بیعت کو شریعت نے مقرر کیا ہے اور کتاب وسنت کی نصوص اسے واجب قرار دیتی ہیں۔ چنانچہ یہ دین کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد اور ملت کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے جس کے التزام اور پاسداری کو شریعت واجب قرار دیتی ہے کیونکہ یہ عقیدے کی ایک بنیاد اور شرعی ذمہ داری ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اسلام کی بنیاد پر بیعت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی پابندی اور پاسداری کی جائے گی۔''

اللہ اکبر! بیعت ایک ایسا تعلق ہے جو بات سننے اور ماننے کا حکم دیتا ہے اور احترام اور محبت کی تلقین کرتا اور ترغیب دیتا ہے۔ اور عبودیت کا ایک ایسا مضبوط عنصر ہے جس کا مقصد دینی مفادات کی سربلندی، شریعت کا نفاذ اور نظام احتساب کا قیام ہے اور شخصی اور ذاتی مفادات و اغراض، کھوٹی محبت، جھوٹی تعریف اور بے بنیاد اقتدار سے کوسوں دور ہے۔

مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ حکم سنے اور تسلیم کرے خواہ پسند ہو یا ناپسند، شرط یہ ہے کہ کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ (بخاری)

اے اہل ایمان! بیعت کے کچھ واجبات، کچھ ذمہ داریاں اور کچھ تقاضے ہیں۔ جن میں سے اولین اور اہم ترین یہ ہے کہ نافرمانی کے علاوہ ہر بات سنی جائے اور مانی جائے۔ صحیح بخاری میں حدیث آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ حکم سنے اور تسلیم کرے خواہ پسند ہو یا ناپسند، شرط یہ ہے کہ کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔'' (بخاری)

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

''حکم سنو اور مانو کیونکہ وہ اپنی ذمہ داری کے جوابدہ ہیں اور تم اپنی ذمہ داری کے۔'' (مسلم)

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اپنے فرمانرواؤں اور حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنے کو ہم جائز نہیں سمجھتے خواہ وہ ظلم کریں، نہ ہم ان کے لیے بددعا کرتے ہیں اور نہ ان کی اطاعت سے ہاتھ کھینچتے ہیں۔ ان کی فرمانبرداری کو ہم اللہ کی فرمانبرداری میں واجب سمجھتے ہیں جب تک وہ کسی گناہ کا حکم نہ دیں۔''

اسی طرح حافظ ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہم نے حجاز، عراق، شام اور یمن کے تمام علماء کو دیکھا ہے جن کا یہ موقف تھا کہ حکمرانوں کے خلاف بغاوت جائز نہیں، جسے اللہ ہماری فرمانروائی سونپے، ہم اس کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے، اس کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچیں گے، سنت اور جماعت کی پیروی کریں گے اور اختلاف، تفریق اور شذوذ سے اجتناب کریں گے۔''

بیعت کا دوسرا اہم تقاضا یہ ہے کہ فرمانرواؤں کے وقار اور مرتبے کی حفاظت کی جائے۔ امام ترمذی اور امام ابوداؤد، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے زمین میں اللہ کے بنائے ہوئے سلطان کی توہین کی، اللہ اس کی توہین کرے گا۔''

اس طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

''یہ بھی اللہ کے احترام کا تقاضا ہے کہ بوڑھے مسلمان کی، افراط اور تفریط سے پاک حامل قرآن کی اور عادل فرمانروا کی عزت کی جائے۔'' (ابوداؤد)

امام قرافی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عوام کے مفادات کا تحفظ واجب ہے اور یہ تبھی ممکن ہے جب رعایا کے دلوں میں فرمانرواؤں کی ہیبت ہو، اگر رعایا ان سے اختلاف کرے یا ان کی توہین کی جائے تو اس مصلحت کا حصول ناممکن ہے۔''

جبکہ امام ماوردی رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں:

''لوگوں کے لیے ایک بارعب فرمانروا کا ہونا ضروری ہے۔''

بیعت کا تیسرا تقاضا یہ ہے کہ طعن وتشنیع کیے بغیر شرعی اصولوں کے مطابق انہیں نصیحت کی جائے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' ہم نے کہا کہ اے اللہ کے پیغمبر ﷺ کس کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے پیغمبر ﷺ کی، مسلمانوں کے فرمانرواؤں کی اور عام مسلمانوں کی۔''

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جو شخص حکمران کو کسی معاملے میں غلطی پر دیکھے، اسے چاہیے کہ اسے نصیحت کرے لیکن سر عام اسے طعن و تشنیع نہ کرے، بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے تنہائی میں لے جائے اور پھر اسے نصیحت کرے۔''

جو شخص سمجھتا ہے کہ ارباب بست و کشاد، علماء، مبلغین، محتسبین اور کار پردازان [illegible] پر یوں سر عام تنقید کی جا سکتی [illegible] تو وہ درست راستے سے ہٹا ہوا [illegible] اور سلامتی سے دور ہے۔ اصل [illegible] یہ ہے کہ رسوائی نہ کی [illegible] کیونکہ اس سے امت کے اتحاد و اتفاق اور یگانگی پر [illegible] پڑتی ہے اور اختلاف و تفریق کا دروازہ کھلتا ہے، [illegible] خواہشات کی دھاچوکڑی مچتی ہے اور ان لوگوں [illegible] عزت مجروح ہوتی ہے جن کے متعلق شریعت نے تلقین کی ہے کہ ان کے حقوق کی پاسداری کی جائے اور ان کی ہیبت کا تحفظ کیا جائے۔

عوام کے مفادات کا تحفظ واجب ہے اور یہ تبھی ممکن ہے جب رعایا کے دلوں میں فرمانرواؤں کی ہیبت ہو، اگر رعایا ان سے اختلاف کرے یا ان کی توہین کی جائے تو اس مصلحت کا حصول ناممکن ہے۔

بہت سارے معاشروں، گروہوں اور جماعتوں میں پائی جانے والی ایک ٹیڑھی چال اور کج فہمی یہ ہے کہ ان کے خیال میں تبدیلی اور اصلاح صرف سختی، دہشت انگیزی، سنگدلی اور الٹی چالیں چلنے ہی سے ممکن ہے، ایسا سوچتے ہوئے یہ لوگ نتائج و عواقب سے قطعاً آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور انجام پر سمجھداری اور دانشمندی سے نظر نہیں ڈالتے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حکمرانوں کی بات نہ مانتے ہوئے ان کے خلاف بغاوت کرنا قیامت تک کے لیے ہر فتنے اور شر کی بنیاد ہے۔''

بیعت کا چوتھا تقاضا یہ ہے کہ حکمرانوں کے لیے دعا کی جائے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ حکمرانوں کے متعلق فرماتے ہیں:

''ہم ان کے لیے عافیت اور راست روی کی دعا مانگتے ہیں۔''

جبکہ امام احمد رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

''اگر مجھے یقینی طور پر قبول ہونے والی کوئی دعا میسر آئے تو میں اسے حکمران کے لیے استعمال کروں گا۔''

بیعت کا پانچواں تقاضا یہ ہے کہ حکمرانوں کے ساتھ تعاون کیا جائے، ان کی دلجوئی کی جائے اور عوام کو ان کے خلاف برانگیختہ نہ کیا جائے تاکہ دین اور دنیا کی مصلحتیں بروئے کار آئیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی قوم اور رعایا کے متعلق امانت دار رہیں، عدل کریں، شریعت نافذ کریں، خطرات کا سدباب کریں، ظلم کا خاتمہ اور مظلوم کی مدد کریں، مسلمانوں کی مصلحتوں کا خیال رکھیں اور انہیں نقصانات اور مفاسد سے بچائیں۔

اے امت اسلامیہ! اس معاملے کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ کم فہمی اور کمزوری کا غلبہ ہو چکا ہے، اس کے ساتھ ساتھ جماعت کی یگانگی کا بھی تقاضا تھا کہ اس معاملے کے مختلف پہلوؤں پر بات کی جائے بالخصوص ایسے حالات میں کہ جب مشکلات اور بحرانوں کا ایک طوفان ہے، بے پناہ چیلنج اور کٹھنائیاں درپیش ہیں، گمراہ تحریکوں اور تنظیموں کے ساتھ وابستگی اور تعلق کا لاوا ابل رہا ہے، ایسی تحریکیں جو غلو، تشدد، دہشت گردی، ظلم، سرکشی، بغاوت اور فساد کے راستے پر گامزن ہیں، خون ریزی کرتی ہیں، چیتھڑے اڑاتی ہیں اور بے حد افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کے نام پر قتل، سرکشی، آتش زنی اور تفریق کے راستے پر چلتے ہوئے زمین میں فساد پھیلاتی ہیں، وحشت و بربریت کے راستے پر چلتے ہوئے تمام شرعی اور اخلاقی حدود پامال کر دیتی ہیں اور ایسے راستے پر چلتی ہیں جس کا دین، انسانیت اور اخلاقی اقدار کسی بھی طرح سے کوئی جواز نہیں۔

حالانکہ صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

''آگ کا عذاب سوائے آگ کے رب کے کوئی بھی نہیں دے سکتا۔''

چنانچہ اے اللہ! ہم اس طرح کے باغی خارجیوں، ظالموں اور سرکشوں کے فعل سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔

طرفہ تماشا یہ ہے کہ وہ اپنے اس فعل کو جواز دینے کے لیے متشابہ نصوص پر اعتماد کرتے ہیں، ضعیف اور منسوخ احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور اہل علم کی عبارتوں کو ان کے صحیح سیاق و سباق سے کاٹ کر پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ امت کے سمجھدار نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ ایسی چالبازیوں کے دھوکے میں نہ آئیں جو دین حنیف کے اعتدال، میانہ روی اور رواداری پر مبنی اصولوں کا حلیہ بگاڑتی ہیں، نوجوانوں کو چاہیے کہ مخصوص مقاصد کے لیے پھیلائی جانے والی باتوں پر کان نہ دھریں کیونکہ اسلام عفو و درگزر اور مہربانی کا دین ہے اور اس طرح کے افعال سے مکمل طور پر بری ہے۔

آج جبکہ امت اسلامیہ فتنوں اور آزمائشوں سے نجات کا راستہ ڈھونڈ رہی ہے، اسے چاہیے کہ اس مقصد کو پانے کے لیے اپنے پیغمبر محمد ﷺ کے نقش قدم پر چلے، فرمانرواؤں کے ساتھ وفاداری اور سچی وابستگی اپنائے اور حقیقی فرمانروا کی اس بات پر بیعت کرے کہ ہر حال میں حکم سنے گی اور مانے گی اور جو شخص فرمانروائی کے اہل ہوگا، اس کے ساتھ اس معاملے میں کشمکش نہیں اپنائے گی۔

کسی بھی دور میں امت اسلامیہ کے لیے ایک فرمانروا کا ہونا ضروری ہے جو اسے ہر سرکش سے بچائے اور شریعت اور اس کی حدود نافذ کرے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ

شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ (النسآء)

''اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو! یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سنتا ہے، دیکھتا ہے۔ اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ (ﷺ) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے برادرانِ اسلام! اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے ملک کو ہر ایسے آدمی کے شر سے بچاؤ، جو اس کے خلاف دشمنی اور عداوت رکھے اور اپنا عہد نہ نبھائے۔ اس طرح تم وحدت والفت کو پالو گے۔

اے برادرانِ ایمان! یہ بھی ایک نعمت اور نوازش ہے کہ اس مبارک ملک میں شریعت، علم اور سمجھداری کا بول بالا ہے اور سیاست وحکومت اور اقتدار کا ایک مضبوط نظام قائم ہے۔ یہ ملک اسی طرح محفوظ رہے گا اور اسلام اور شریعت کے نور سے جگمگاتا رہے گا۔ ان شاء اللہ

اس ملک کی قیادت پر امت کا اعتماد اور یہاں کی وحدت و یگانگی انتہائی مثالی، منفرد اور شاندار ہے اور کتاب وسنت کے منہج پر یہ وطن جس طرح اطمینان اور خاموشی کے ساتھ شرعی بیعت کی جانب لپکتا ہے۔ اس کی مثال موجودہ دور میں کم ہی ملے گی۔

جبکہ دشمنوں، بدخواہوں اور فتنہ پرور لوگوں کی امیدیں کبھی بر نہیں آئیں گی۔ یہ بات اللہ کی نعمتیں اور نوازشیں یاد دلانے اور انہیں بیان کرنے کے لیے کہی جا رہی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾﴾ (الضحیٰ)

''اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ۔''

چنانچہ اللہ ہی کی تعریف اور اسی کا احسان ہے۔ اسی مناسبت سے ہم اپنے فرمانرواؤں کے لیے قرآن وسنت کی بنیاد پر خالص شرعی بیعت کی تجدید کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ حکم الٰہی، سنت نبوی اور روش سلف صالحین کی بجا آوری میں حکم سنیں گے اور مانیں گے خواہ تنگی ہو یا آسانی اور جی چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو۔

ہم ان کے لیے اللہ سے توفیق واعانت، تائید اور راست روی کے طلبگار ہیں۔ یقینا میرا پروردگار سننے اور قبول کرنے والا ہے۔

❀❀❀❀❀

بقیہ راہِ دعوت

کی ندیاں بہادوں۔ پھر اس پر بھی بس نہ کروں اور اگر اس محبوب حقیقی، اس شاہد یکتا کی ایک چشم مہر، ایک نگاہ عشق پرور، ایک تبسم دل نواز، ایک اداء قبولیت بھی مل سکے تو سولی کے تختے کا طواف کروں، جلاد کے ہاتھوں کو بوسہ دوں، آب شمشیر کو آب زلال حیات سمجھوں۔

مرتا ہوں اس آواز پر ہر چند سر اُڑ جائے
قاتل سے وہ لیکن یہ کہے جائے کہ ہاں اور

یہی وہ متاع ہے جس کی طرف صحیح بخاری کی یہ حدیث اشارہ کرتی ہے:

اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ ہوں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ ہوں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ ہوں اور قتل کیا جاؤں۔

اس کی راہ میں مجروح اور مقتول ہونا اور تڑپنا وہ لذت رکھتا ہے کہ بار بار مقتول ہونے کے لئے بار بار کی زندگی کا طالب ہوں۔

اے کاش بدے بجائے یک جاں صد جاں
تا می کشی و بار دگرمی خیزم!

تاجر جس دن کھوتا ہے، سر پیٹتا ہے کہ تباہ ہو گیا۔ داعی جس دن نہیں کھوتا، ماتم کرتا ہے کہ آج اس نے اپنے محبوب کی رضا کے لئے کچھ نہ پایا۔ وہاں اگر ایک پیسہ کا بھی نقصان ہوتا ہے تو دل میں ٹیس اٹھتی ہے کہ سرمایۂ زندگی گھٹ گیا۔ یہاں اگر اشرفیوں کے ختم ہو جانے پر بھی افسوس ہوتا ہے تو صرف اس لئے کہ کاش اور ہوتا تو اور زیادہ لٹاتے۔

وہ اپنے کاروبار دعوت کی راہ میں جب نکلتے ہیں تو صرف زخم و درد ہی کے بھوکے پیاسے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب انہیں کوئی نیا زخم ملتا ہے تو نئی صدائے شکر ان کے اندر سے اٹھتی ہے۔ جب وہ کسی نئی بربادی، کسی نئی جسمانی تباہی، کسی نئی ضرب شمشیر، کسی نئے حلقہ زنجیر سے دوچار ہوتے ہیں تو خوشیاں مناتے ہیں کہ آج اپنے خدا کو اپنے سے راضی کرنے کے لئے سب سے بڑی دولت ہاتھ آئی۔

دو عالم نقد جاں بردست دارند
بازارے کہ سودائے تو باشد

رابعہ بصریہؒ سے پوچھا گیا کہ عبادت کا کیا حال ہے؟ [قالت: ركعتان في العشق لا تصح وضوءهما الا بالدم] صرف دو رکعتیں مگر ان کا وضو صحیح نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے گرم گرم خون کے چلو بھر کر منہ کو نہ دھولوں۔

گریزد از صف ماہر کہ مرد غوغا نیست
کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلہ ما نیست

سید الطائفہ بغدادیؒ سے ایک شخص نے پوچھا کہ چالیس اونٹ ہوں تو ان کی زکوٰۃ کیا ہوئی؟ کہا! [اما عندكم فواحد واما عندنا فكله] تمہارے نزدیک تو چالیس میں سے ایک اور ہمارے مشرب میں پورے چالیس۔

یہی مذہب حضرت صدیقؓ کا تھا جب وہ سب کچھ لٹا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور جب حضور ﷺ نے پوچھا تھا کہ [ما ابقيت لاهلك؟] اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کیا، [ابقيت لهم الله ورسوله] اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو۔

آنکس کہ تراشناخت جاں راچہ کند
فرزند و عیال و خانماں راچہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہاں رابخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں راچہ کند

❀❀❀❀❀

راہِ دعوت

تحریر: جناب مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ

دعوت و تبلیغ کی راہ، تجارت اور اقتصاد سود و زیاں سے مختلف ہے اور اس عالم کے جس طرح مؤثرات دوسرے ہیں اسی طرح احکام بھی دوسرے ہیں۔ ع

مرد ایں راہ نشانے دیگر است

تجارت کی پہلی بنیاد مسئلہ عوض و بدل ہے۔ یعنی جو کچھ دیا جائے اس سے بہتر اس کے معاوضے میں لیا جائے اور دینا صرف اس لئے چاہیے تا کہ اس کے معاوضے میں لیا بھی جائے۔ لیکن یہی وہ اولین مقام ہے جہاں آ کر دعوت اور تجارت میں محض اختلاف مسلک ہی نہیں بلکہ تباین و تضاد کلی پیدا ہو جاتا ہے اور دونوں حقیقتیں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں۔

راہ دعوت کی پہلی بنیاد وہ چیز ہے جو بالکل اس کا عکس و تضاد ہے جو تجارت کے مذہب کا پہلا رکن تھا۔ تجارت نے اپنا مذہب عوض و بدل کے عقیدے پر قائم کیا ہے اور دعوت کے مذہب کا پہلا عقیدہ ایثار و قربانی ہے پھر کہاں عوض کی تلاش اور کہاں قربانی کی پکار؟ کہاں اس لئے دینا کہ جو کچھ ہے لٹانے کے لئے اور کہاں اس لئے خرچ کرنا کہ اگر مخارج نہ ہوں تو مداخل بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ کجا دست طلب کی جستجو اور کجا دست معطی و مشتری کے لئے بے قراری۔

کہاں نقد و متاع کی اس لئے فراہمی تا کہ خریدار پیدا ہو اور کہاں اس لئے گرد آوری کہ کوئی غارت گر ملے۔

متاعے جمع کن شاید کہ غارت گر شود پیدا

ایک تاجر اپنی زندگی کی قوتوں کا مصرف یہی سمجھتا ہے کہ کسی طرح اس کے شخص خاص کو فائدہ پہنچے اور اگر اس کا عمل و وجود دوسرے کے لئے سود مند بھی ہوتا ہے تو کسی رحم و احسان کی بنا پر نہیں بلکہ اسی جذبہ نفع تجارت کی بنا پر۔ وہ ہمیشہ ایسے وقتوں کا متلاشی رہتا ہے جو اس کے نفع تجارت کے لئے بہتر ہوں۔ وہ ایسے موسموں کا انتظار کرتا ہے جن کے ساتھ اس کے نفع ذاتی کا کوئی پیام ہو۔ وہ ایسے مواقع و حوادث ڈھونڈتا رہتا ہے جن کا اثر تمام نوع انسانی اور پورے کرہ ارضی کے لئے خواہ کتنا ہی مہلک و برباد کن ہو مگر اس کی متاع تجارت اور اس کے وجود تجارتی کے لئے مفید ثابت ہو۔

لیکن ایک داعی کے عقائد و اعمال اس کے بالکل ضد ہوتے ہیں۔ اس کے اندر خواہ کتنی ہی خود غرضیاں چھپی ہوئی ہوں، نمائش و شہرت کے لئے کیسے ہی جذبات قویہ مخفی ہوں، وہ کتنا ہی سخت خود پرست اور کیسا ہی شدید نفس خواہ ہو لیکن اگر دعوت و تبلیغ کے اوقات کا ایک لمحہ بھی اس پر گزرا ہو تو وہ اپنے کام اور زندگی کی بقاء کے لئے مجبور ہے کہ نفع تجارتی کی پرستش گاہ سے یک قلم باہر آ جائے اور اس کا نفس خواہ کتنا ہی ذات پرست ہو مگر اپنے اعمال کو بالکل اس سے متضاد و متباین کر دے اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو بہ حیثیت داعی کے اس کا وجود باقی نہ رہے گا وہ اپنے وجود عمل کی بقا کے لئے مجبور ہے کہ مشرب تجارت کی یکسر تکفیر (انکار شدید) کرے۔

تاجر کی تمام قوتوں کا مصرف نفع خاص تھا۔ وہ جس قدر زیادہ اس سبق کو یاد کرے گا اتنا ہی زیادہ اچھا تاجر ہوگا۔ مگر داعی کی تمام قوتوں کا مصرف نفع عام ہے۔ یعنی دوسروں کو فائدہ پہنچانا اور جس قدر سچائی، جس قدر خلوص، جس قدر اذعان و یقین کے ساتھ اس درس ایثار کو حاصل کرے گا اتنا ہی زیادہ سچا داعی ہوگا۔

من دل گرفتا شدیم چہ باک
غرض اندر میاں سلامت اوست

میں نے اگر تاجر کے مقابلے میں ایک داعی کی زندگی کا امتیاز نفع عام اور اخلاص عمل قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ تجارت لینا اور حاصل کرنا چاہتی ہے پر راہ دعوت کی اولین شرط دینا اور کھونا ہے تو تم انکار میں جلدی نہ کرو۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ جن نظریات مخالف کی بناء پر تم ایسا کرنا چاہو ان سے میں بے خبر نہ ہوں۔

چوں بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نہ دلبرا خطا ایں جاست

راہ دعوت کے خلوص اور طلب نفع عام سے مقصود یہ نہیں ہے کہ داعی کی کوئی ایسی غرض اپنے عمل سے وابستہ نہیں ہوتی جو خود اس کیلئے بھی مفید ہو بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ وہ تاجر کی طرح عوض و بدل مالی کا طالب نہیں ہوتا اور حصول زر اور طلب مال کو اپنا مقصد قرار نہیں دے سکتا۔ اس کے کاموں کا مقصد نفع جماعت ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ مقصد لینے اور حاصل کرنے کی راہ نہیں کھول سکتا بلکہ یکسر اس کے برعکس اور بالضد حکم رکھتا ہے۔ یہاں لٹنا اور لٹانا پڑے گا، اور قدم قدم پر اپنی ذات، اپنے جسم، اپنے جذبات و امیال، اپنی آزادی، اپنی راحت، اپنی صحت، اپنا ہر طرح کا عیش و عشرت بلکہ اکثر حالتوں میں اپنی زندگی اور اپنی جان تک دے دینا پڑے گی۔ پس وہ جس لمحہ کے اندر اس امر کا فیصلہ کرتا ہے کہ مجھے راہ دعوت اختیار کرنی چاہیے، اسی لمحہ کے اندر اس کا بھی فیصلہ کر لینا پڑتا ہے کہ تجارت کی کائنات عوض و بدل سے ہمیشہ کے لئے باہر آ جانا چاہیے۔ وہ دیکھتا ہے کہ تجارت کی دکان اور دعوت کی قربان گاہ، دونوں ایک جگہ نہیں بنائی جا سکتیں۔

سراپا رہن عشق و ناگزیر الفت ہستی
عبادت برق کی کرتا ہوں اور افسوس حاصل کا

داعی کے لئے سب سے پہلی اور سب سے بڑھ کر اپنی ذات کے لئے نفع و سود کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ایک سب سے بڑی اور سب سے بالاتر ذات ہے جس کی خوشی اور مرضی اس کام میں ہے جو میں کر رہا ہوں اور جس کا پیار اور عشق مجھ کو میرے نفس کو اسی وقت مل سکتا ہے جب کہ اس راہ فنا، فرمائے دعوت میں مضطربانہ و والہانہ دوڑوں، پھولوں کی سیج سے اٹھوں اور کانٹوں کے اوپر لوٹوں، لعل و جواہر کو پھینکوں اور آگ کے انگاروں سے کھیلوں۔ خود اپنے ہاتھ سے اپنی آسائش و راحت کے گھر کو جلا دوں، خود اپنے ہاتھوں، اپنے مال و متاع کو غارت گروں کے حوالے کر دوں۔ لینے سے بھاگوں اور کھونے سے عشق کروں۔ دست معطی سے دشمنی کروں اور دست سائل کے لئے پکاروں۔ اپنے آپ کو مٹا دوں، اپنے آپ کو کھو دوں، اپنی آنکھوں کو ہمیشہ خونبار رکھوں، اپنے جسم کو ہمیشہ زخموں سے چور دیکھوں، اپنے ایک ایک زخم سے خون

باقی صفحہ 9 پر

حُرمتِ رسول ﷺ.....اور ہم

تحریر: جناب محمد عابد رحمت (فیصل آباد)

کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اس کی مکمل منصوبہ بندی کی جاتی ہے، اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ماحول اور حالات کو سازگار بنایا جاتا ہے۔ اگر اس کام کا تعلق لوگوں کے ساتھ ہو تو لوگوں کو اس کام کے معاملے میں اعتماد میں لیا جاتا ہے، لوگوں کی ذہن سازی کی جاتی ہے تاکہ لوگ اس کام کو بخوشی تسلیم کرلیں اور اس میں کسی بھی قسم کا مسئلہ پیدا نہ کریں۔ حتیٰ کہ جب تمام لوگ یا لوگوں کی اکثریت اس کام کے لیے اپنی رضامندی ظاہر کردے خواہ وہ رضامندی کسی بھی صورت میں ہو تو اس کے بعد کتنا بھی واویلا کیوں نہ کیا جائے بہرصورت وہ کام ہوکر رہتا ہے۔

قارئین! اب اسی نقطے کو ذرا سامنے رکھتے ہوئے بقیہ مضمون سمجھنے کی کوشش کریں، ان شاء اللہ بات سمجھ میں آجائے گی۔ اس وقت دلِ مسلم زخموں سے چور چور ہے، مسلمانوں کو کسی صورت چین نہیں، غم اور غصے کی ملی جلی کیفیت نے مسلمانوں کو نڈھال کر کے رکھ دیا ہے، مسلمانوں کے لیے یہ دور موسم درد والم بنا ہوا ہے۔

دنیا کا وہ کون سا خطہ ہے کہ جہاں مسلمان ہوں اور وہ نہ تڑپ اٹھے ہوں۔ دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمانوں پر روا رکھے جانے والے ظلم وستم نے بھی مسلمانوں کو اتنی زِک نہیں پہنچائی جتنی رونما ہونے والے ان واقعات نے پہنچائی ہے جو ان دنوں منظرِ عام پر آنے والے نبی مکرم ﷺ کی اہانت آمیزی کے ہیں۔ نبی ﷺ کے شائع کیے جانے والے گستاخانہ خاکوں اور آپ ﷺ پر بننے والی توہین آمیز فلموں کے خلاف مسلمانوں نے احتجاج تو کیا، فلم سازوں کو برا بھلا تو کہا، ایسی جسارت اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں کو سولی پہ لٹکانے کا مطالبہ تو کیا مگر مسلمانوں کی یہ تڑپ اور گستاخی کرنے والوں کے خلاف شدید ردِعمل کا اظہار جہاں مسلمانوں کی غیرت ایمانی کا منہ بولتا ثبوت ہے وہیں کفار کے منہ پر ایک طمانچہ اور ان کے لیے ایک واضح پیغام ہے کہ ناموسِ رسالت پر مرمٹنے والے ابھی زندہ ہیں۔ باوجود اس کے.... مسلمان آگے اور آگے دلوں کو دہلا دینے والے، تڑپا دینے والے اور رلا دینے والے ان شرمناک واقعات کی دلدل میں دھنستے ہی چلے جارہے ہیں۔ یہ واقعات ہیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے، ختم ہونا تو کجا ان واقعات کا ایک سیلاب، ایک ریلا ہے جو اُمڈا ہی چلا آرہا ہے، اسے روکنا اور اس کے سامنے بند باندھنا اب مسلمانوں کی طاقت سے باہر ہوتا جارہا ہے۔ مسلمانوں کی زبانوں میں وہ تاثیر، بازوؤں میں وہ قوت اور دلوں میں وہ جذبۂ ایمانی نہ رہا کہ جو مسلمانوں کا ایک ہمہ گیر خاصہ ہوا کرتا تھا۔ مسلمانوں نے اپنی اس ہیبت کو، اپنے اس رعب و دبدبہ کو کہیں کھودیا کہ جو میلوں اور مہینوں کی مسافت سے ہی کفار کے دلوں کو لرزا دیا کرتا تھا۔ اب محبتِ رسول ﷺ جوش مارتی تو ہے مگر..... بصورت احتجاج کے، ہم محبت کے دعویدار تو ہیں مگر..... گفتار کی حد تک۔ کردار وعمل کا تو محبت رسول ﷺ سے دور کا بھی واسطہ نہیں رہا، محبتِ رسول ﷺ کا حصول ممکن ہے ..... تو کیسے؟ محبت پانے کا ایک ضابطہ، ایک قانون اور ایک راستہ تو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا ہے' اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

اطاعتِ رسول اور احکامِ شریعت پر عمل پیرا ہونا ہی ایک مسلمان کو سچا اور کھرا محبِ اللہ اور محبِ رسول ثابت کرتا ہے یعنی محبت رسول کی کسوٹی ہے ..... کردار و گفتار کا شریعتِ محمدی ﷺ کے سانچے میں ڈھلنا، ورنہ دعوے تو ہزاروں کرتے ہیں اور عمل..... کوئی کوئی۔

اب یہاں سوال یہ اٹھتا ہے کہ ایسے لوگوں کو ایسی ناپاک جسارتیں اور گستاخیاں کرنے کی جرأت کیونکر ہوئی؟ کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کے پرزور احتجاج اور ان کے ہر قسم کے شدید ردِعمل کے باوجود بھی یہ لوگ اپنی ان حرکات بد سے باز نہیں آتے؟

یقیناً آپ بھی میری اس بات سے اتفاق کریں گے' ان سب کو شہ دینے والی ہماری ہی بداعمالیاں ہیں۔ اس لیے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام پر بنائی جانے والی فلمیں نہ صرف ہم نے دیکھیں بلکہ ان سے خوب کمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں بنیں، ہماری ذہن سازی کی گئی.... تو انہی فلموں سے ہم نے ان کے آئندہ منصوبے (جو نبی ﷺ کی نعوذ باللہ توہین آمیزی کا تھا) میں اپنی رضامندی یوں ظاہر کی کہ ہم ان کی انبیاء علیہم السلام وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بنائی گئی فلموں کو بمعہ اپنی فیملی کے اپنے بیڈ روموں میں بڑے ذوق وشوق، انہماک و دلچسپی اور پورے اہتمام کے ساتھ دیکھتے رہے۔ ہمارے دل پر ذرا بھی یہ بات گراں نہ گزری کہ جن پر یہ فلمیں بنائی جارہی ہیں یہ بھی تو اللہ کے رسول، نبی اور اللہ کے محبوب بندے ہیں' ان پر ایمان لانا اور ان کا ادب واحترام کرنا ہم پر لازم ہے اور یہ ہمارے ایمان کا لازمی جزء ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں یا حضرت یعقوب علیہ السلام وحضرت یوسف علیہ السلام، قصہ اصحاب کہف کا ہو یا جنگِ بدر کا، الغرض گستاخوں نے ان ہستیوں پر فلمیں بنا کر اپنے لیے ماحول کو سازگار بنایا، ہماری اچھی طرح برین واشنگ کی اور پھر وہ کچھ کر دکھایا جس کی ہمیں توقع بھی نہ تھی' مگر یہ ان کی پلاننگ تھی اور وہ اپنی پلاننگ میں کامیاب ٹھہرے اور ہم..... ناکام۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ ہم نے قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونے کو یکسر نظر انداز کردیا، اپنی تہذیب وثقافت پر ان کے گندے تہذیب وتمدن کو ترجیح دی، ہر وہ کام کیا جو یہود ونصاریٰ کا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ ہم عمل کو چھوڑ کر صرف باتوں کے ہی شیدائی بنے رہیں اور ان کے رنگ میں رنگتے چلے گئے غرضیکہ ہم نے ہر وہ کام کیا جو یہود ونصاریٰ کی ثقافت تھا یا پھر ان کا پلان۔ نبی مکرم ﷺ نے ہمیشہ یہود ونصاریٰ کی مخالفت کا حکم ارشاد فرمایا۔ ہم تو آپ ﷺ سے محبت کے دعویدار ہیں مگر عملاً یہود ونصاریٰ سے محبت کی پینگیں بڑھائیں۔

مسلمانو! اب بھی وقت ہے' اگر یہود ونصاریٰ کی ان ناپاک سازشوں کو ناکام بنانا ہے تو فوراً نبی مکرم ﷺ کے فرامین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالو، قرآن وسنت کی آگاہی کے مطابق ان لوگوں کو اپنا دشمن ہی سمجھو..... دوست نہیں۔ پھر یہ لوگ خود ہی نیست ونابود ہوجائیں گے اور تمہیں روز روز کے احتجاج کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔

اگر لانی ہے چمن میں لالی تو خونِ جگر ارزاں کردو
یوں خزاں کے ماتم سے تخلیقِ بہاراں کیا ہوگی

سیرت صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ (ابن العوام)

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ عظیم صحابی رسول اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک تھے' یعنی ان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جن دس خوش نصیبوں کو اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی زبان اقدس سے جنت کی خوشخبری اس دنیا ہی میں دے دی تھی وہ ان میں سے ایک تھے۔ نیز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے وقت امت کے جن چھ ممتاز افراد کا نام خلافت کے لیے تجویز کیا' ان میں سے ایک زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ خاندان قریش سے تعلق رکھنے والے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عوام اور دادا کا نام خویلد تھا۔ وہ ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ سیدہ کے والد محترم کا نام خویلد تھا اور یہ بات معروف ہے کہ وہ بہت بڑے تاجر اور مکہ کے معزز سردار تھے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (بنت عبدالمطلب) تھیں اور وہ اللہ کے رسول ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ گویا سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد تھے۔ ان کی شادی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی جو ذات النطاقین کے نام سے مشہور تھیں۔ وہ ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے جو دعوتِ اسلام کی ابتدا ہی میں اسلام کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔ اس طرح وہ السابقون الاولون میں سے تھے۔ سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ اسلام قبول کرتے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی۔ بعض نے پندرہ سال کی عمر بھی لکھی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے دعوتِ حق کے آغاز میں دار ارقم کو اپنی دعوتی سرگرمیوں کا مرکز بنایا تھا۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان خوش قسمت صحابہ میں سے تھے جو وہاں تشریف لے جاتے اور اسلام کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ افواہ پھیل گئی کہ (معاذ اللہ) کسی نے اللہ کے رسول ﷺ کو قتل کر دیا ہے۔ بس پھر کیا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ تو آگ بگولا ہو گئے۔ انہوں نے تلوار میان سے نکالی اور مکہ کی وادیوں میں نکل گئے۔ دراصل اللہ کے رسول ﷺ مکہ کے بالائی علاقے میں تشریف لے گئے تھے۔ شاید واپس تشریف لانے میں تاخیر ہو گئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تشویش لاحق ہوئی۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت بارہ سال تھی۔ انہوں نے اپنے والد کی تلوار میان سے نکالی اور اسے کندھے پر لٹکا کر چل دیئے۔ لوگوں نے انہیں اس عالم میں دیکھا تو بڑے تعجب سے کہا: ''اس لڑکے کو دیکھو! یہ تلوار لیے پھرتا ہے۔'' اتنے میں اللہ کے رسول ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ آپ نے انہیں مسلح حالت میں دیکھا تو دریافت فرمایا: ''زبیر! تم اس طرح کیوں پھر رہے ہو؟'' عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس لیے باہر نکلا ہوں کہ جس نے آپ کو پکڑا ہے اس کی گردن اتار دوں۔'' اس طرح ان کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اسلامی تاریخ میں جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سب سے پہلے تلوار کھینچی وہ سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ تھے۔

وہ لمبے قد کے نہایت طاقتور انسان تھے' ان کی والدہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان کی تربیت اس ڈھنگ سے کی تھی کہ وہ نہایت سخت جان بن گئے۔ مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ سیدہ نے اپنے بیٹے کو رات کے اندھیرے میں غالباً ایک جھاڑی میں گرا دیا۔ ان کی سہیلیوں نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ جواب دیا: میں چاہتی ہوں کہ میرا بیٹا اندھیرے کا عادی ہو جائے۔ اندھیرے سے خوف نہ کھائے۔ وہ اسی طرح ان کی تربیت کرتی تھیں' انہیں مارتی تھیں تاکہ ان کا جسم مضبوط اور قوی ہو جائے۔ ایک دن کسی نے سیدہ سے پوچھا کہ آپ اپنے بیٹے کو کیوں مارتی ہیں؟ اب ذرا سیدہ کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

إِنَّمَا أَضْرِبُهُ لِكَيْ يَدِبَّ
ثُمَّ يَحُرَّ الْجَيْشَ ذَا الْجَلَبَ

''میں اسے اس لیے مارتی ہوں کہ یہ با ادب ہو جائے پھر یہ پرکشش لشکر کو چلائے۔''

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے تین ہجرتیں کیں' دو حبشہ کی جانب اور تیسری مدینہ طیبہ کی طرف۔ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں ان کے چچا نے انہیں خوب مارا' سزائیں دیں۔ وہ ان کو چھت سے لٹکا کر کہتا کہ اسلام چھوڑ کر اپنے باپ دادا کے دین میں واپس آ جاؤ مگر ان کا جواب ہوتا کہ میں ہرگز کفر کی طرف واپس نہیں آؤں گا۔ ان کا قد اتنا لمبا تھا کہ گھوڑے پر سوار ہوتے تو پاؤں نیچے زمین تک پہنچ جاتے تھے۔ وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے داماد بھی تھے۔ ان کی شادی سیدہ اسماء سے ہوئی تھی۔ انہی سے ان کے پہلے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ انہی کے نام پر ان کی کنیت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ تھی۔ ہجرت کے بعد مسلمانوں میں سب سے پہلے جو بچہ پیدا ہوا وہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ ہی تھے' جن کی ولادت پر مسلمانوں نے بڑی خوشیاں منائی تھیں۔ اسی خوشی میں انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا کیونکہ یہود نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر رکھا ہے جس کے زیر اثر ان میں سے کوئی اولاد نرینہ نہیں ہو گی۔ جب ان کی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو ان کی مالی حالت خاصی کمزور تھی۔ گھر میں کوئی غلام یا لونڈی نہ تھی۔ ان کے پاس بس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ تھا' جس کے لیے کھجوروں کی گٹھلیاں خود سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا مدینہ طیبہ کے اطراف میں جا کر جمع کرتیں اور اپنے سر پر رکھ کر گھر لاتیں' ان کو کوٹتیں اور پھر گھوڑے کو کھلاتیں۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے وہ مدینہ کے اطراف میں کھجوروں کی گٹھلیاں اٹھائے مدینہ کی طرف جا رہی تھیں۔ اُدھر سے اللہ کے رسول ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تشریف لا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا۔ یہ رشتے میں آپ ﷺ کی سالی تھیں۔ پھوپھی زاد کی اہلیہ تھیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ آپ ﷺ نے اونٹنی کو ٹھہرانا چاہا تاکہ اسماء کو بھی سوار کر لیں۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ مجھے زبیر کی غیرت یاد آ گئی' اس لیے میں نے معذرت کر لی۔

یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے شام کے مشہور مؤلف علی طنطاوی اپنی کتاب ''رجال من التاریخ'' میں بڑا خوبصورت تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''کیا طاہر ومطہر معصوم نبی ﷺ کے ساتھ اونٹنی پر سوار اسماء کو دیکھ کر

زبیر رضی اللہ عنہ ناراض ہو جاتے؟ ہرگز نہیں! بس یہ اپنے خاوند کی غایت درجہ محبت' عزت اور احترام تھا جس کے زیر اثر انہوں نے سوار ہونے سے گریز کیا۔ بعد ازاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک غلام عطا فرمایا جو سیدہ کی جگہ گھوڑے کی خدمت کرتا تھا۔

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت سترہ برس کی ہوگی جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا آغاز کیا۔ وہ تقریباً ہر معرکے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ بدر کے میدان میں یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں رہے۔ اس روز ان کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ تھا۔ سیرت نگاروں کے مطابق اس روز فرشتے بھی زرد رنگ کے عماموں میں نازل ہوئے تھے۔

سیدنا زبیر کی طاقت کا اندازہ اُحد کے دن ان کے کارناموں سے ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لشکر ترتیب دیا تو میمنہ پر منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کو اور میسرہ پر سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا اور ان کا معاون مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ لڑائی کا آغاز ہوا تو اس جنگ کا پہلا لقمہ مشرکین کا علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ عبدری بنا۔ یہ شخص قریش کا نہایت بہادر شہسوار تھا۔ اسے مسلمان کبش الکتیبہ (لشکر کا مینڈھا) کہتے تھے۔ یہ اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور مبارزت کی دعوت دی۔ اس کی حد سے بڑھی ہوئی شجاعت کے سبب عام صحابہ اس کا مقابلہ کرنے سے کترا گئے۔ مگر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بے دھڑک آگے بڑھے اور ایک لمحے کی مہلت دیے بغیر شیر کی طرح جست لگا کر اس کے اونٹ پر جا چڑھے۔ پھر وہ طلحہ عبدری کو اپنی گرفت میں لے کر زمین پر کود پڑے اور پھر اسے مینڈھے کی طرح ذبح کر دیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ولولہ انگیز منظر دیکھا تو فرط مسرت سے نعرۂ تکبیر بلند فرمایا۔ مسلمانوں نے بھی نعرۂ تکبیر لگایا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

[إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ]

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ احزاب کے موقع پر بھی یہی تمغۂ بسالت وحسن رفاقت عطا فرمایا تھا۔

سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ان معدودے چند مجاہدین میں سے تھے جو دونوں ہاتھوں سے تلوار تھام کر لڑتے تھے۔ سبحان اللہ! ان کے اندر کس قدر قوت اور ہمت تھی' وہ دشمن سے مرعوب ہونا جانتے ہی نہ تھے۔ غزوۂ احد کے اختتام پر جب کفارِ قریش مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو اس بات کا بڑا خطرہ تھا مبادا وہ پلٹ آئیں' چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو قریش کا پیچھا کرے اور ان کے بارے میں ہمیں مطلع کرے؟ اس کٹھن اور نازک وقت میں سیدنا زبیر اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی زیر قیادت ستر جانبازوں کا ایک لشکر اس مشن کے لیے روانہ ہوا۔ جب مشرکین کو معلوم ہوا کہ ہمارا پیچھا کیا جا رہا ہے تو انہیں پلٹ کر آنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔

غزوۂ بدر میں مشرکین کی قوت کا ایک اور منظر تاریخ نے بیان کیا ہے۔ اس جنگ میں عبیدہ بن سعید بن عاص سرتا پا لوہے میں غرق ہو کر میدان میں آیا۔ اس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ اس نے میدان میں نکل کر مسلمانوں کو للکارا اور کہا: ''میں ہوں ابوذات الکرش'' اس کی پکار پر سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور تاک کر اتنے زور سے اس کی آنکھ میں برچھی ماری کہ وہ اس کی آنکھ سے ہوتی ہوئی سیدھی دماغ میں جا گھسی۔ یہ ضرب کھا کر وہ مردود فوراً ٹھنڈا ہو گیا۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی لاش پر پاؤں رکھ کر بڑی مشکل سے برچھی نکالی۔ برچھی اتنی سختی سے پیوست ہو گئی تھی کہ اسے نکالتے نکالتے اس کے دونوں سرے ٹیڑھے ہو گئے۔ ابوذات الکرش کے قتل سے فارغ ہو کر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ دشمن کے ہجوم میں جا گھسے اور مشرکین کے لشکر سے ایسی بے جگری سے لڑے کہ تلوار میں دندانے پڑ گئے اور وہ خود بھی زخموں سے چور ہو گئے۔ زخم بھی ایسے لگے جو تاریخی نشان بن گئے۔ انہیں ایسا ہی ایک زخم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جنگ یرموک میں بھی آیا تھا۔

فتح مکہ کے روز مہاجرین کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جتنے بھی غزوات کیے' سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ان میں شریک رہے۔ ان کے جسم پر زخموں کے بہت سے نشان تھے۔ ان کے پوتے ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا جان کے جسم پر زخموں کے تین نشان بہت نمایاں تھے۔ ایک نشان کندھے پر تھا جو یرموک کی جنگ میں لگا اور دو زخم بدر کی لڑائی میں لگے۔ زخموں کے ان نشانات میں ان کے بیٹے عروہ اپنی انگلیاں پھیرا کرتے تھے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے موقع پر ان سے ارشاد فرمایا تھا: [فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي] یعنی اے زبیر! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ اللہ اکبر! یہ فضیلت اور قدر ومنزلت بہت کم لوگوں کے حصے میں آئی ہوگی۔

جنگ یرموک میں ان کی بہادری کا ایک نمایاں پہلو سامنے آتا ہے۔ شام کے علاقے میں رومیوں سے لڑائی شروع ہونے والی تھی۔ ان کی ٹڈی دل فوج سامنے کھڑی تھی۔ انہوں نے اپنی فوج کے مورال کو بلند کرنے کے لیے فوج کو مخاطب کیا اور کہا: ''یہ فوج! ارے یہ تو بہت کمزور ہے۔ ابھی دیکھو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ کتنی حقیر ہے۔'' یہ کہہ کر رومی فوج میں گھس گئے اور حریف کو مارتے مارتے فوج کی دوسری طرف نکل گئے' پھر اسی طرح دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے واپس آ گئے۔ اس طرح مسلمان سپاہیوں کی ہمت اور طاقت میں خوب اضافہ ہوا اور مسلمانوں کو فتح عظیم نصیب ہوئی۔

سن چھتیس ہجری میں ایک سفر سے واپس مدینہ جا رہے تھے کہ راستے میں بنو تمیم کے ایک شخص عمرو بن جرموز نے ان کو دھوکے سے شہید کر دیا۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ حالت نماز میں تھے کہ ان کو بزدلوں نے شہید کر ڈالا۔ اس وقت ان کی عمر مبارک چھیاسٹھ سال تھی۔ وہ بہت دولت مند تھے۔ انہوں نے ترکے میں کروڑوں درہم ودینار چھوڑے جو سب حلال کمائی کے تھے۔ سیرت نگاروں کے مطابق ان کے پاس ایک ہزار غلام تھے' جو ان کے لیے تجارت کرتے تھے۔ وفات کے وقت چار بیویاں تھیں۔ جن میں سے ہر ایک کو ایک کروڑ درہم سے زیادہ رقم ملی۔ وہ دین کے لیے بے تحاشا پیسہ خرچ کرتے تھے۔ اللہ کی ان پر بے شمار رحمتیں ہوں۔

❀❀❀❀❀

شیخ محمد عباس فلاح کو صدمہ!

❀ شیخ محمد عباس فلاح سیکرٹری جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی اہلیہ محترمہ جو پروفیسر ڈاکٹر طاہر محمود اسلام آبادی ہمشیرہ تھیں' انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

فلسطین..... انبیاء کی سرزمین

تحریر
جناب مولانا ابوعبداللہ

یہ وہ سرزمین ہے جس کے بابرکت ہونے کی گواہی قرآن نے دی (۲۳) خاص طور سے اس کا شہر ''بیت المقدس'' یا ''مدینۃ القدس'' تینوں ہی آسمانی مذاہب اسلام، نصرانیت اور یہودیت کے نزدیک قابل احترام اور دینی اعتبار سے انتہائی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ کیونکہ یہی وہ شہر ہے جس میں مسلمانوں کے لئے ''مسجد اقصیٰ''، یہودیوں کے لئے ''دیوار گریہ'' اور عیسائیوں کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش ''بیت اللحم'' کی اہمیت کسی پر پوشیدہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شہر ان تینوں مذاہب کے ماننے والوں کے مابین ہمیشہ سے کشمکش کا مرکز بنا رہا ہے۔

بیت المقدس کی تاریخ اسلام سے ماقبل:

بیت المقدس کی تاریخ بہت قدیم ہے، تین ہزار سال قبل یہاں عرب رہائش پذیر تھے، اس کا اصل نام ایلیا تھا، جس کا معنی ''پاکیزہ گھر'' ہے۔ اس شہر کا دوسرا معروف نام ''اورشلیم'' ہے، کنعانی زبان میں اُور کا معنی شہر اور شلیم کا مطلب امن ہے، یعنی یہ امن وسلامتی کا شہر ہے۔

① یہ شہر یہود کی آمد سے قبل اسی نام سے جانا جاتا تھا۔ تاریخی اعتبار سے حضرت داؤد علیہ السلام کی پیدائش سے تقریباً ایک ہزار سال قبل یہود اس شہر میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ اس علاقے پر بار بار فوج کشی کی گئی اور ایک روایت کے مطابق تقریباً اٹھارہ بار یہ شہر تخت وتاراج باز آبادی کے مراحل سے گزرا۔

② سب سے پہلے اس شہر پر حملہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کیا اور اس کا پرانا نام اُور شلیم سے بدل کر ''مدینہ داؤد'' رکھا۔

③ داؤد علیہ السلام نے ہی مسجد اقصیٰ تعمیر کی، اس کی تعمیر مکمل ہونے سے قبل ہی ان کا انتقال ہو گیا، تعمیر کی تکمیل (۱۰۰۷ قبل مسیح) ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی اور ہیکل سلیمان کے نام سے معروف ہوئی۔ قاضی مجیر الدین الحنبلی کے بقول ''سلیمان علیہ السلام نے تعمیر مکمل ہونے پر فرمایا: ''یہ اللہ کی مسجد ہے، اس میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کا ہے، اور یہ کہ داؤد علیہ السلام نے ان سے اس کی تعمیر مکمل کرنے کا عہد لیا تھا۔

④ بیت المقدس جن حملوں کا شکار ہوا ان میں فرعونی، سوری، آرامی، آشوری، کلدانی، فارسی، یونانی اور اخیر میں رومانی حملے ہیں۔

⑤ ان میں بہت سے ایسے حملے تھے جن کے نتیجے میں بنی اسرائیل کا وجود ہی تقریباً کالعدم ہو گیا تھا۔ بخت نصر نے مملکت یہودا پر دو حملے کئے، پہلا حملہ ۵۹۶ قبل مسیح کیا اور دوسرا حملہ اس کے دس سال بعد کیا، اس حملے میں بخت نصر نے ہیکل سلیمانی کو آگ لگا کر زمین بوس کر دیا، چالیس ہزار یہودیوں کو قتل کیا اور اتنی ہی تعداد میں قیدی بنا کر لے گیا۔

⑥ یعقوبی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے: ''بخت نصر نے بنی اسرائیل کو قتل کیا، انہیں غلام بنایا اور توریت کو بھی ساتھ لے گیا، اس کے علاوہ جو مذہبی کتابیں تھیں ایک گڑھے میں ڈال کر نذر آتش کر دیں۔

⑦ ایک روایت کے مطابق: بخت نصر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی (تخت) جسے جنوں نے ہاتھی کے دانت سے بنایا تھا اور ہیرے، یاقوت و زمرد اور قیمتی موتیوں سے سجایا تھا اسے انطاکیہ لے گیا، لیکن اس پر جلوہ افروز ہونے پر قادر نہ ہو سکا، لہٰذا اسے بیت المقدس واپس بھیج دیا، لیکن اس کے بعد ہی یہ تخت سلیمانی اس طرح غائب ہوا کہ کسی کو اس کی خبر نہ لگی، ایک روایت کے مطابق اسے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

⑧ یہودی ایک عرصے سے ہیکل سلیمانی کی تلاش میں مسجد اقصیٰ کے اِردگرد گہری کھدائی کر رہے ہیں، عجب نہیں کہ ہیکل سلیمانی کی تلاش کی آڑ میں دراصل انہیں اسی قیمتی تخت کی تلاش ہو، کیونکہ یہودیوں کے نزدیک مادی دنیا کی محبت واہمیت بہرحال مقدم ہے۔

رومی حملہ بیت المقدس پر آخری حملہ تھا، یہ حملہ بخت نصر کے (کلدانی) حملے سے کہیں زیادہ بدترین تھا، کیونکہ اس حملے نے ایک طرح سے فلسطین سے یہودی وجود کا نام ونشان تک کھرچ کر مٹا دیا تھا، اور اس وقت سے لے کر بیسویں صدی کے نصف اول تک تقریباً پندرہ سو سال کے طویل ترین عرصے میں یہودیوں کو دوبارہ اس سرزمین پر پنپنے کا موقع نہ مل سکا۔ بیت المقدس نے سب سے زیادہ بربادی وتباہی نیرون وٹائٹس ۶۶-۷۰ عیسوی کے عہد میں دیکھی، ٹائٹس بیت المقدس کا پانچ ماہ تک محاصرہ باقی رکھنے کے بعد شہر میں داخل ہوا اور اسے بری طرح تخت وتاراج کیا۔ ہیکل سلیمانی میں آگ لگا کر زمین بوس کر دیا، دس لاکھ سے زیادہ یہودی تہ تیغ کر دیئے گئے اور بڑی تعداد میں قیدی بنا لئے گئے، انہیں تفریح طبع کے طور پر آپس میں لڑایا اور ایک دوسرے کو قتل کرنے پر آمادہ کیا جاتا، یا پھر بھوکے شیروں کے سامنے ڈال کر محظوظ ہوتے۔

⑨ مسعودی نے اپنی کتاب مروج الذہب میں لکھا ہے:

''ہیکل سلیمانی میں آگ لگانے کے بعد اس جگہ ہل چلا کر اس کی بنیادوں کے نشانات تک کو مٹا دیا گیا، اس حملے میں یہودی مقتولین کی تعداد تین لاکھ تھی، جن میں مرد، عورت، بوڑھے اور بچے شامل تھے۔''

⑩ اس کے بعد امپر ہاڈرین کے زمانے میں بیت المقدس پر دوبارہ حملہ ہوا اور یہودیوں کو وہاں سے نکال کر ساحل سمندر تک کھدیڑ دیا گیا، اس موقعے پر بیت المقدس کا نام اورشلیم سے بدل کر پرانا نام ایلیا رکھ دیا گیا، اس حملے میں یہودی مقتولین کی تعداد (۵۸۰۰۰۰) پانچ لاکھ اسی ہزار تھی۔

⑪ (۱۳۸-۲۰۰ عیسوی) کا عرصہ یہودیوں کیلئے راحت کا عرصہ تھا، اس دوران رومیوں نے یہودیوں سے تعرض نہیں کیا، لہٰذا انہیں دوبارہ فلسطین کے شمال میں رہنے بسنے کا موقع مل گیا، اسی زمانے میں یہودیوں کی مقدس کتاب تلمود تحریر کی گئی، جس میں نسل انسانی میں ذات پات کی تفریق کی گئی، اور بنی اسرائیل کو اللہ کی محبوب اور منتخب ترین قوم قرار دیا گیا۔ انہیں ہی دنیا کی حکمرانی کا حق دیا گیا اور بقیہ نسل انسانی کو ان کی خدمت و اطاعت کے لئے بنایا گیا۔ کافی طویل مدت گزرنے کے بعد رومن امپر جسٹین کے عہد (۵۲۷-۵۶۵ عیسوی) میں

یہودیوں نے اس شہر کو از سر نو تعمیر کیا اور آباد کیا۔ اس قوم کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو بخوبی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کچھ عرصے کے لئے اس قوم کو اللہ کی طرف سے راحت یا ڈھیل ضرور ملی، لیکن اللہ کی لعنت و غضب کی مستحق اس قوم کی بدبختی نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ آخری بار آبادکاری کو ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ ایران نے کسریٰ پرویز کے زمانے میں (۶۱۴ء) شام پر حملہ کر دیا، ایرانی آتش پرست اور اللہ کے وجود کے منکر تھے، انہوں نے کوئی مسیحی عبادت خانہ (کنسیہ) نہ چھوڑا، سب کو مسمار کر دیا، یہاں تک کہ ان کے مقدس صلیب تک اٹھا کر لے گئے۔ اس حملے میں یہودیوں نے رومیوں سے قدیم و طویل ترین مظالم کا انتقام لینے کی غرض سے ایران کا پورا ساتھ دیا، لیکن یہودیوں کے لئے بھی فتح کی یہ مسرت دیرپا ثابت نہ ہوئی اور چند سال کے بعد ہی ۶۲۸ء میں دوبارہ رومی ہرقل کی قیادت میں ایرانیوں پر غالب آ گئے، اور بیت المقدس پھر ان کے تسلط اور ماتحتی میں آ گیا۔ رومی بھی اپنی فتح و کامرانی کا جشن چند سال ہی منا پائے تھے کہ فلسطین کی یہ مبارک سرزمین اسلام کے سائے عاطفت اور اس کے نظام عدل کی آغوش رحمت میں آ گئی۔ مسلمانوں کو ۶۳۶ء میں معرکہ یرموک میں شاندار فتح نصیب ہوئی اور کسی ایک نفس واحد کا خون بہائے بغیر ۶۳۸ء میں بیت المقدس شہر کی چابیاں امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی گئیں۔

بیت المقدس اسلام کے سائے عاطفت میں:

ایک مسلمان کے نزدیک بیت المقدس کی عظمت اس کا ایمانی تقاضا ہے، اس کی فضیلت قرآن و احادیث میں بیان کی گئی ہے۔ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے بعد یہ تیسرا مقدس ترین شہر ہے۔ مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کا اجر و ثواب مسجد حرام اور مسجد نبوی کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جو انبیاء و رسل کا مرکز رہا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام نے عراق سے ہجرت کر کے اسی بابرکت شہر کو اپنا مسکن اور دعوتی مرکز بنایا۔

⑫ یہاں بے شمار انبیاء و رسل کی قبریں ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء و معراج کا واقعہ یہیں پیش آیا، اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ اور اس کے آس پاس کے علاقے کو بابرکت قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''پاک ہے اللہ کی ذات جس نے اپنے بندوں کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی جس کا اردگرد ہم نے بابرکت بنایا ہے، تاکہ ہم انہیں اپنی نشانیاں دکھلائیں، بیشک اللہ خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

⑬ امام احمد بن حنبل کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ''ارض محشر و منشر بتلایا۔''

⑭ سن ۱۳ یا ۱۴ ہجری مطابق ۶۳۸ء میں فتح اسلامی کے بعد سے یہ مبارک علاقہ امن و امان، نعمت و خوشحالی کا گہوارہ رہا، اسلامی نظام عدل و مساوات کے سائے عاطفت میں یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے ساتھ پوری آزادی اور کامل حقوق کے ساتھ رہتے تھے، یہاں تک کہ ۱۰۹۹ء میں وہ سیاہ دن آن پہنچا جب صلیبیوں نے بیت المقدس کو مسلمانوں سے ظلماً چھین لیا اور ایک ہفتہ تک مسلمانوں کا قتل عام جاری رکھا، مسلمانوں نے مسجد اقصیٰ میں پناہ لی، مسجد کے اندر قتل ہونے والے مسلمان پناہ گزینوں کی تعداد ستر (۷۰) ہزار تھی، مسجد قبہ صخرہ سے چالیس چاندی کی قندیلیں اتار لی گئیں، ہر ایک کا وزن تقریباً ۲۰ کلو تھا، اس کے علاوہ جو بھی دونوں مسجدوں (مسجد اقصیٰ اور مسجد قبہ صخرہ) سے قیمتی ساز و سامان ملا، لوٹ لیا گیا اور مسجد صخرہ کو سؤروں کا باڑہ اور مسجد اقصیٰ کو گھوڑوں کا اصطبل بنا دیا۔

⑮ بیت المقدس پر صلیبیوں کا تقریباً ایک صدی تک جابرانہ تسلط قائم رہا، ۱۱۸۷ء میں صلیبی جنگیں ہوئیں، اس میں مسلمانوں کا مقابلہ برطانیہ، جرمنی، فرانس سے بیک وقت تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اسلام کے مرد مجاہد صلاح الدین ایوبی کی قیادت میں معرکہ حطین میں شاندار فتح عطا فرمائی۔ اس جنگ میں ۳۰ ہزار مسیحی تہ تیغ ہوئے اور اتنے ہی قیدی بنائے گئے۔ صلاح الدین ایوبی ۲۳ اکتوبر ۱۱۸۷ء کو بیت المقدس میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ اتفاق سے وہ دن اسلامی تاریخی یادگار اسراء و معراج کے واقعہ کا دن تھا، مسلمانوں میں بے پناہ جوش و خروش تھا، اللہ کی جانب سے اس شاندار فتح و کامرانی سے ان کے دل تشکر و امتنان کے جذبے سے لبریز تھے۔ صلیبی جب غالب آئے تھے تو ۷۰ ہزار مسلمانوں کو مسجد اقصیٰ میں قتل کیا تھا اور پورے شہر میں مسلمانوں کا ایک ہفتہ تک قتل عام برپا رہا، لیکن جب صلاح الدین ایوبی فاتح کی حیثیت سے اس شہر میں داخل ہوئے تو ان سارے غیر عرب کو جو صلیبی جنگوں سے قبل آ کر بس گئے تھے انہیں اس شہر سے نکل جانے کا موقع دیا، اس کے لئے چالیس دن کی مہلت دی اور عام اجازت دی جو جتنا اپنا مال و متاع لے جانا چاہے لے جائے، البتہ ہر ایک مرد اپنی طرف سے دس دینار، عورت کی طرف سے پانچ دینار اور بچوں کے طرف سے دو دینار ادا کرے۔ جتنے مسیحی عرب اور وہاں کے اصل باشندے تھے انہیں ان کے مکانوں میں امن و امان کے ساتھ رہنے کی اجازت دی گئی۔

بیت المقدس پر یہودی قبضہ:

پہلی جنگ عظیم کے بعد جب خلافت عثمانیہ کا شیرازہ بکھر گیا اور اس کے تابع تمام علاقے آہستہ آہستہ اس کے تسلط سے نکلتے گئے، برطانیہ نے ۱۹۱۷ء میں جنرل اڈمنڈ لبی کو فلسطین بھیجا، اس نے بیت المقدس پر تین لگاتار حملے کئے، اور انجام کار فلسطین برٹش کنٹرول میں آ گیا جو بعد میں ۱۹۴۸ء میں یہودیوں کے قبضے میں دے دیا گیا۔ ۱۹۵۰ء میں اسرائیل نے باقاعدہ اعلان کے ذریعے بیت المقدس کے مغربی حصہ کو اسرائیل کا دارالسلطنت قرار دیا۔ ۱۹۶۷ء میں اسرائیل نے عربوں سے جنگ کے نتیجے میں پورے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا، ساتھ ہی مسجد اقصیٰ اور مسجد قبۃ الصخرۃ دونوں پر ہی یہودی تسلط اور قبضہ ہو گیا۔ ۱۹۸۰ء میں اسرائیل نے اعلان کیا کہ بیت المقدس سیاسی طور سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسرائیل کا دارالسلطنت بنا دیا گیا ہے۔

فلسطین پر برطانوی قبضے کے دوران جو تقریباً پچیس سالوں پر مشتمل ہے، اس کی پوری حمایت اور تائید کے بل بوتے پر یہودیوں نے فلسطین کی زمین خریدنا شروع کی تھی، اس کے باوجود یہودیوں کی ملکیت ارض فلسطین پر ۴ فیصد سے زیادہ نہ بڑھ سکی، جب کہ عربوں کی ملکیت کم از کم ۹۰ فیصد تھی، اسی طرح یہودیوں کی آبادی فلسطین میں ۱۰ فیصد اور عربوں کی ۷۵ فیصد رہی۔

۱۹۹۴ء میں عرب باشندوں کی تعداد ۲۶ فیصد رہ گئی جب کہ یہودیوں کی تعداد ۷۴ فیصد تک پہنچ گئی، اس کے بعد سے اب تک جب کہ ۲۰۱۵ء کی شروعات ہو چکی ہے، یہ نسبت کیا ہو چکی ہو گی؟ قارئین اس کا اندازہ کر سکتے

ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت یہودی ۸۰ فیصد، فلسطینی ۱۸فیصد اور ۲ فیصد مسیحی آبادی ہے۔نسبت کا یہ زبردست فرق یوں ہی اچانک نہیں ہوا اس کے لئے لگاتار ایسے اسباب وعوامل پیدا کئے جاتے رہے جن کے نتیجے میں اس کے اصل باشندوں کا وجود معدوم ہوتا رہا اور ان کی جگہ دنیا بھر سے یہودیوں کے قافلے کے قافلے آکر فلسطین میں بستے رہے۔ان اسباب کا مختصراً تذکرہ مندرجہ ذیل ہے:

☆ ۱۹۶۷ء کی شکست کے بعد مسجد اقصیٰ کے اردگرد مشرقی ومغربی محلے میں عربوں کے مکانات مسمار کر دیئے گئے اور ۶۰۰ سے زائد عربوں کو ان کے مکانات سے بے دخل کر دیا گیا۔مکانات کی مسماری کے نتیجے میں کم از کم ۵۶۰۰ عربوں کو ترک مکانی کرنا پڑی اور ان کی جگہ ۲۳۰۰ یہودی لاکر بسا دیئے گئے۔

☆ ۱۹۸۰ء میں بیت المقدس میں عربوں کی (۴۴۰۰) ایکڑ زمین ضبط کی گئی اور ان پر یہودی بستیاں تعمیر کی گئیں۔☆ ۱۹۹۵ء میں مزید (۳۰۴۰) ایکڑ زمین سرکاری دفاتر اور عوامی سہولتیں قائم کرنے کے لئے خالی کرائی گئی۔

☆ بیت المقدس کے مضافات میں تقریباً ۳۲۳ دیہی بستیاں پوری طرح برباد کر دی گئیں اور عربوں کو وہاں سے نقل مکانی کرنا پڑی۔☆ ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء کے عرصے میں بیت المقدس میں (۱۸۰۰۰) نئے مکانات یہودیوں کیلئے تعمیر کئے گئے۔

☆ اسرائیلی حکومت نے ۱۹۵۰ء میں قانون پاس کیا کہ جو مالک مکان اپنے مکان میں نہیں رہتا اس کا مکان بحق حکومت ضبط کر لیا جائے گا، اسی طرح جو لوگ پناہ کے لئے فلسطین سے باہر کہیں چلے گئے ہیں انہیں دوبارہ واپس آکر اپنی ملکیت کا دعویٰ کا حق نہ ہوگا۔یاد رہے کہ اسرائیلی ظلم و بربریت کے نتیجے میں بیت المقدس سے نقل مکانی کرنے والے عربوں کی تعداد اس وقت (۷۰۰۰۰) ہزار تک پہنچ چکی ہے، وہ سب اپنی ملکیت سے اور واپسی کے حق سے محروم کر دیئے گئے اور ان کی جگہ پر دنیا بھر سے یہودیوں نے آکر بسنا شروع کیا۔

☆ ۳۱ مئی ۱۹۸۰ء کو اعلان کیا گیا کہ پورا بیت المقدس اسرائیل کا دارالسلطنت ہے، یہی اس کے صدر کی جائے رہائش ہوگی، ساری وزارتیں، سارے اہم سرکاری دفاتر اور عدالت عالیہ کا مرکز ہوگا۔

☆ پرانی آبادی کو دربدر کرنے، ان کے مکانات کو منہدم کرنے اور ان کی جگہ نئے مکانات کی تعمیر اور یہودی نوآبادی کا سلسلہ پوری تندہی کے ساتھ صرف بیت المقدس ہی نہیں بلکہ پورے فلسطین میں مسلسل جاری ہے۔

☆ مسجد اقصیٰ کو نقصان پہنچانے، اس میں آگ لگانے کا واقعہ کئی بار پیش آیا، مسجد کے آس پاس کھدائی کا سلسلہ اول یوم سے جاری ہے، ان کا مقصد پوری طرح مسجد اقصیٰ کو منہدم کر کے اس پر ہیکل سلیمانی کا قیام ہے جس کے لئے پوری تیاری ہو چکی ہے۔ہیکل سلیمانی کا ماڈل تیار کر کے اسرائیلی بازاروں میں بیچا جاتا ہے، اس کے پیچھے خاص مقصد رائے عامہ ہموار کرنا اور ہیکل کی تعمیر کے لئے عوام سے مالی تعاون حاصل کرنا ہے۔☆ ہیکل سلیمانی کیلئے ۴۲ کلو خالص سونے کا فانوس تیار کیا جا چکا ہے، اس کا خرچ تنہا ایک یہودی تاجر ''قادیم بینوفیتس'' نے اٹھایا ہے۔☆ ہیکل سلیمانی میں استعمال ہونے والے پتھر کے کھمبے، محرابیں اور دوسرے اہم تعمیراتی اجزا تراشے جا چکے ہیں جن کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔

☆ اب تک ۹۰ فیصد فلسطینیوں کو انہیں اپنے مکانوں سے بے گھر کر کے پناہ گزینی کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

☆ اس وقت فلسطینیوں کی تعداد مغربی پٹی میں ۲۵ لاکھ، غزہ میں ۱۵ لاکھ اور بیت المقدس کے شمالی علاقے میں تقریباً ۲۰۰، ۲،۳۷ ہے۔

☆ اسرائیلی ظلم و بربریت کا شکار اس سرزمین پر صرف فلسطینی مسلمان ہی نہیں ہیں بلکہ اس ظلم کا شکار ان کے حیوانات، کھیت و باغات، اشجار و احجار بھی ہیں۔بڑی تعداد میں جہاں جہاں بھی موقع ملتا ہے انسانوں کے ساتھ، بھیڑ بکریوں، گائے بیل اور مرغیوں و پرندوں تک کو موت کی نیند سلا دیا جاتا ہے اور فلسطینیوں کے مکانات کے ساتھ کھیت و باغات میں بھی آگ لگا دی جاتی ہے تا کہ اس جگہ سے نقل مکانی پر مجبور ہو جائیں اور اس جگہ نئی یہودی آبادی کی تعمیر شروع کی جا سکے۔

فلسطین کی آزادی اور مسجد اقصیٰ کی بازیابی:

ارض فلسطین پر یہود کے قبضہ کی بنیاد ان کا دینی و تاریخی دعویٰ ہے کہ اللہ نے ان سے اس مقدس زمین کا وعدہ کیا ہے، وہ اس مبارک زمین سے اپنے دینی وروحانی اور نسبی ربط وتعلق کا دعویٰ کرتے ہیں۔مسلمان کا قرآن کریم اور احادیث نبوی کی تعلیمات کی روشنی میں یہ اعتقاد ہے کہ یقیناً اس قوم نے جب توحید و رسالت کی دعوت کا جھنڈا بلند کیا تو اللہ تعالیٰ کی اس قوم پر خاص عنایات رہی ہیں، یہ قوم بہت ساری نعمتوں سے سرفراز کی گئی، لیکن انہی کی بدبختیوں کے نتیجے میں ان سے اللہ کی اور اس کے رسولوں کی نافرمانیاں بھی سرزد ہوئیں بلکہ انبیاء ورسل کے قتل کے مجرم بنے، دین میں تحریف وتبدیل کیا اور فساد فی الارض کے مرتکب بنے اور اللہ کے غضب ولعنت کے مستحق ٹھہرے۔لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ نعمتیں چھین لیں اور امت مسلمہ توحید و رسالت کی علمبرداری کی حقیقی وارث قرار پائی۔یہ امت اسی اسلام کی دعوت لے کر اٹھی جس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے سارے انبیاء و رسل کی بعثت ہوئی، دراصل بعثتِ محمدی حضرت ابراہیم واسماعیل و اسحاق و یعقوب وموسیٰ و داؤد وسلیمان وعیسیٰ علیہم السلام ہی کی آخری کڑی ہے۔لہٰذا امت مسلمہ ہی اس سرزمین کی اصل وارث ہے اور وہی اس کے اصل حق دار ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ: ''امامت و قیادت کے حق داران کی نسل و ذریت میں ظالم لوگ فقط نہ ہونگے'' بلکہ اس کے حق دار تو صرف وہی ہونگے جو اس منہج ربانی کے ماننے والے ہونگے جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے سارے انبیاء ورسل کی بعثت فرمائی۔

تاریخی اعتبار سے غور کیا جائے تو ارض فلسطین کے کچھ حصے پر یہودیوں کی حکومت پچھلے ۴۵۰۰ سال کے دوران مجموعی اعتبار سے جتنی مدت کے لئے قائم ہوئی وہ بمشکل چار صدی سے زیادہ نہیں پہنچتی، جب کہ مسلمانوں کی حکمرانی اس خطہ ارض پر تقریباً تیرہ صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے۔مزید یہ کہ اس وقت فلسطین پر قابض ۸۰ فیصد یہودیوں کا تعلق اس سرزمین سے نہ تاریخی ہے اور نہ ان کا تعلق بنی اسرائیل سے نسبی ہی ہے۔بقول یہودی مصنف اور محقق آرتھر کوئسلر اپنی مشہور کتاب (تیرہواں قبیلہ: خزار حکومت و وراثت) میں لکھتا ہے: ''اسرائیل میں عصر حاضر میں موجود یہودیوں کی اکثریت کا تعلق ''قبیلہ خزار'' سے ہے جن کا اصل سررشتہ تاتاری قبائل سے ملتا ہے۔جن کا

مسکن روس کے جنوب میں قوقاز کا علاقہ تھا، یہ پورا قبیلہ اپنے حکمران (بولان) کے ہمراہ ۴۰ء میں یہودی ہو گیا تھا، پھر جب ان کی حکومت وہاں باقی نہ رہی تو یہ منتشر ہو گئے اور روس اور مشرقی یورپی ممالک میں جا بسے۔ یہ یہودی ''اشکناز'' کے نام سے جانے جاتے ہیں، اگر یہ اپنے وطن اصلی میں بسنا چاہتے تھے تو انہیں اسی روسی علاقے میں جا کر بسنا چاہیے تھا جہاں سے ان کا اصلی تعلق تھا۔

قوموں کی آزمائشوں کی تاریخیں طویل ہوتی ہیں، عہد فاروقی ۶۳۸ء سے ۲۰۱۵ء تک مجموعی طور سے ۱۳۷۷ سال بنتے ہیں، اس طویل ترین مدت میں صلیبی قبضہ ۸۸ سال اور ۱۹۴۸ء سے لے کر آج تک ۶۷ سالہ یہودی قبضے کی مدت حذف کی جائے تو ارض فلسطین، بیت المقدس و مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کی حکمرانی کی مدت ۱۲۲۹ سال بنتی ہے۔ اس خطہ ارض پر جتنا مسلمانوں کا حق ہے کسی اور کا نہیں اور ایک دن ان شاء اللہ ضرور آئے گا کہ فلسطینی مسلمانوں کی آزمائش کا دور ختم ہو گا اور انہیں کامیابی اور سرخروئی حاصل ہوگی۔ یہود کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ دین وعقیدہ کی جنگ ہے، ایک طرف دین حق کے ماننے والے اور اللہ کے تمام انبیاء و رسل پر ایمان لانے والے ہیں، دوسری طرف تحریف شدہ دین باطل پر عمل پیرا اور انبیاء و رسل کے قاتلین ہیں، معرکہ طویل ترین اور پر از مشقت ضرور ہے مگر فتح و کامیابی ان شاء اللہ حق ہی کی ہوگی۔ یہ رسول برحق ﷺ کی جانب سے اس امت کے لئے وعدہ بشارت ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے قبل یہودیوں اور مسلمانوں کے مابین فیصلہ کن جنگ ہوگی، اس میں یہودی قتل کئے جائیں گے، یہاں تک کہ اگر کوئی یہودی شجر و حجر کے پیچھے اپنی جان بچانے کے لئے چھپے گا، تو شجر و حجر پکاریں گے: اے مسلم، اے عبداللہ! میرے پیچھے یہ یہودی چھپا ہوا ہے، آ اور اسے قتل کر، سوائے غرقد کے درخت کے کہ وہ یہودی درخت ہوگا۔

⑱ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے؟:

﴿وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا﴾

یعنی ''ہم نے اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا اس سرزمین پر تم رہو، بسو، ہاں جب آخرت کا وعدہ قریب آئے گا ہم تم سب کو سمیٹ اور لپیٹ کر اس جگہ لے آئیں گے۔''

فلسطین میں ساری دنیا سے یہودیوں کا یہ اجتماع دراصل اللہ کے اسی وعدہ کے پورا ہونے کی عملی ابتداء ہے۔ جب ساری دنیا کے یہودی اس ارضِ موعود میں اکٹھے ہو جائیں گے تو اللہ کے عذاب کا کوڑا ان پر برسنا شروع ہو جائے گا اور پھر بچے کھچے یہودی دنیا میں اس طرح تتر بتر ہو جائیں گے کہ دوبارہ ان کا وجود کرۂ ارضی کے کسی حصے پر قائم نہ ہو سکے گا۔

اسرائیل کی سابق وزیراعظم گولڈا میئر نے بیت المقدس سے غرقد کے درخت کے علاوہ سارے درختوں کو کاٹ پھینکنے کا حکم دیا تھا اور وجہ یہ بتائی کہ ''یہی وہ درخت ہے جو ہمارا مددگار ہوگا، لوگوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ مسلمانوں کے ساتھ ایک فیصلہ کن جنگ پر یقین رکھتی ہیں اور یہ کہ مسلمان غالب آئیں گے؟ کہا ہاں، مگر وہ دن بہت دور ہے۔ یہ پوچھنے پر کہ وہ دن کب آئے گا؟ کہا کہ جب مسلمانوں کی تعداد فجر کی نماز میں اتنی ہونے لگے گی جتنی اس وقت جمعہ کی نماز میں ہوتی ہے۔'' مسلمانوں کے لئے اللہ کی نصرت و تائید کا وعدہ مشروط ہے، قرآن میں ہے ''کمزور مت پڑو، غمزدہ مت ہو، تم ہی کو برتری حاصل ہوگی، اگر تم سچے مومن بن جاؤ۔ مسلمان جب تک مومن کامل نہیں بنیں گے، اللہ کی طرف رجوع، اس کے لئے اخلاص، اس کی ذات پر کامل یقین و توکل نہ ہوگا اور ان کی صفوں میں اتحاد قائم نہ ہوگا، اور آزادی فلسطین کے ماوراء جذبہ قومی و عربی حمیت سے بلند ہو کر خالص ایمانی حمیت و غیرت نہ ہوگی، اس وقت تک نصرت الٰہی و تائید ربانی سے محرومی باقی رہے گی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جسے خود اپنی حالت بدلنے کی فکر نہ ہو۔

❀❀❀❀❀

خطبہ جمعۃ المبارک

❀ جامع مسجد اہلحدیث شہریاں والی کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ میں ۶ مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا قاری عبدالشکور سلفی (بلانوالہ) ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

قاری خلیل الرحمٰن جاوید آف کراچی کی اسلام آباد میں مصروفیات

❀ ممتاز عالم دین قاری خلیل الرحمن جاوید ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث کراچی، مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کی دعوت پر 19 فروری بروز جمعرات کراچی سے تشریف لائے اور

❀ 20 فروری کا خطبہ جمعۃ المبارک مرکز اہلحدیث اسلام آباد (مسجد تقویۃ الاسلام G-7/3-2) یا تین روز میں ''اہلحدیث کی دعوت'' کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔

❀ 20 فروری بعد نماز مغرب جامع مسجد الخیر اہلحدیث سواں گارڈن میں درس قرآن وحدیث دیتے ہوئے کہا کہ دعا کے انسانی زندگیوں پر بڑے گہرے اثرات ہیں۔ اللہ کا بندے اور بندے کا اللہ سے تعلق اور واسطے کا ذریعہ ہے۔

❀ 21 فروری بروز ہفتہ دن گیارہ بجے ضلع ایبٹ آباد کے ایک گاؤں بھیڑی میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں تلاوت کلام الٰہی کی سعادت قاری نعیم الرحمٰن ہزاروی نے حاصل کی۔ بعد ازاں قاری ظہیر احمد ہزاروی کا جاندار وشاندار بیان ہوا۔ ازاں بعد مولانا عبدالرؤوف صاحب نے سیرت النبی ﷺ پر ایک جامع ومانع خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا قاری خلیل الرحمٰن جاوید کا توحید کے موضوع پر دلوں کے موہ لینے والا بیان ہوا جس کو اہل علاقہ اور سامعین نے بہت سراہا۔

❀ 22 فروری بعد نماز ظہر جامع مسجد القدس اہل حدیث خیابان سرسید راولپنڈی میں درس قرآن وحدیث ارشاد فرمایا۔

❀ 23 فروری بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث G-6 میں تقریب تکمیل حفظ قرآن کے موقع پر درس دیتے ہوئے کہا کہ اہل حق کو ترویج حق میں شرم کیسی، اور تقریب میں میاں عبدالرزاق برادر اکبر حافظ شاہد امین (چیئرمین شعبہ خدمت خلق پاکستان) کے صاحبزادے کی تکمیل حفظ قرآن پر حافظ عبدالرافع کو مبارکباد دی۔

منجانب: ایم این اے سلفی، پریس سیکرٹری۔ اسلام آباد

چکوال میں جماعتی اجلاس

❀ 29 جنوری 2015ء کو بعد نماز ظہر جامع مسجد اہلحدیث چھپڑ بازال چکوال میں ایک تنظیمی اجلاس منعقد ہوا۔ ضلع بھر سے پچاس سے زائد احباب جماعت شریک ہوئے، نشر واشاعت اور تبلیغی امور زیر غور آئے۔ اس طرح سب سے پہلا درس قرآن مجید جامع مسجد ابوبکر صدیق میں مولانا قاری غلام اللہ محمدی نے ارشاد فرمایا۔ یہ پروگرام آئندہ بھی ان شاء اللہ جاری رہیں گے۔

منجانب: رانا افتخار احمد مرکز بلکسر ضلع چکوال

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین کی ''تاریخ اہلحدیث''

عصر حاضر کا عظیم الشان شاہکار

قسط نمبر۳ (آخری)

تحریر: جناب مولانا محمد خالد سیف

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ! اللہ! یہ کیا گوہر شب چراغ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے احیائے دین، اعلاء کلمۃ اللہ، احیائے سنت سید المرسلین ﷺ، اور اماتۂ شرک و بدعت ہی کے لئے پیدا فرمایا تھا، اور ہر باطل کی تردید کیلئے انہیں شمشیر براں سے بڑھ کر تیز زبان، حق کی حمایت کے لئے پہاڑوں جیسا مضبوط دل، برق تپاں سے بڑھ کر تیز قوت فراست، سیل جرار جیسے عزم صمیم اور عمل پیہم کی سرفرازیوں سے شاد کام کیا۔ اس وقت حضرت شاہ صاحبؒ کے حالات وواقعات کو تفصیل سے بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے جہاں ایک طرف دین وعقائد اور اخلاق کی اصلاح کے لیے بے پناہ کام کیا، تو دوسری طرف سکھوں، مرہٹوں اور انگریزوں کے آلام ومصائب سے نجات دلانے اور مسلمانوں کو ان کی عظمت رفتہ واپس دلانے کے لئے سر پر کفن باندھ کر میدان کارزار میں شجاعت وبسالت کے جوہر دکھائے حتی کہ اپنے مقدس خون سے بالاکوٹ کی وادی کو لالہ زار بناتے ہوئے جام شہادت نوش فرما گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ نے جذبہ جہاد کی طرح آپ کو علم وفضل سے بہرہ وافر عطا فرمایا تھا۔ حضرت نواب والاجاہ سید صدیق حسنؒ رقم طراز ہیں:

آپ کا جوہر ذکاوت بہت بلند تھا اور آپ کی ذہانت وفطانت کی حکایات اب تک اہل علم کی ہر مجلس کے لئے باعث زینت ہیں۔ (اتحاف النبلاء، ص ۴۱۶)

سرسید احمد خان نے لکھا تھا کہ ایسے فرد کامل کا پیدا ہونا خدائے ذوالجلال کی قدرت کاملہ کا ایک خاص کرشمہ تھا۔ (آثار الصنادید۔ ص ۲۷۲)

ایک دفعہ آپ کے استاد گرامی منزلت حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے اپنے شاگردوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: عبدالحی تفسیر میں، رشید الدین تحریر میں، مرزا حسن علی حدیث میں اور شاہ اسحاق فقہ میں میرا نمونہ ہیں۔

لوگوں کو تعجب ہوا کہ آپ نے اس سلسلے میں شاہ اسماعیل کا ذکر نہیں کیا۔ آپ سے اس بارے میں استفسار کیا گیا، تو فرمانے لگے:

ان کا علم کسی خاص شعبہ میں محدود نہیں، جنہوں نے میرے عہد شباب کا علم دیکھا ہے، اس کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان کو دیکھ لو۔

الغرض علم وفضل میں آپ کا مقام اس قدر بلند تھا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز، آپ کو حجۃ الاسلام کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے (سید احمد شہید۔ مولانا غلام رسول مہر۔ ص ۱۱۸)

حجۃ الاسلام کو قلم کے جوہر دکھانے کی فرصت بہت کم میسر آئی، اگر آپ کو مہلت ملتی تو دنیا دیکھتی کہ آپ بڑے بڑے سلاطین قلم اور شہسواران فن تصنیف سے سبقت لے جاتے۔ تاہم حالات کے تقاضوں کے پیش نظر آپ نے کچھ کتابیں تصنیف فرمائیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے موضوع کی بعض بڑی بڑی اور نامور کتابوں سے کئی گنا زیادہ وزنی ہیں۔ طرز نگارش کا حسن، اسلوب بیان کی عمدگی، استدلال کی قوت، دلائل کی پختگی، احکام شرعیہ کی مؤثر تشریح، فلسفہ اصول دین کی نقاب کشائی اور بیان میں تفہیم وتسلیم دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھنا، آپ کی تصنیفی خصوصیات ہیں۔ آپ کی کتب اور دیگر حالات وواقعات کے لئے ملاحظہ فرمائیں راقم الحروف کی کتاب: تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید (مطبوعہ طارق اکیڈیمی فیصل آباد)

یہاں ہم آپ کی دو کتابوں کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہے ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح۔ کتاب کے نام سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا موضوع صرف احکام میت ہے، لیکن درحقیقت یہ حقیقت سنت وردبدعت کی کتاب ہے، اور بعض علماء کی رائے میں ردبدعات میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔ اس کتاب میں بدعت کی لغوی تشریح اور بدعت اصلیہ وصفیہ کے اعتبار سے بدعت کی تقسیم وتشریح، امور سنت وامور غیر سنت، تقلید واجتہاد جیسے مباحث نہایت دل نشین اور مدلل انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ آپ کی دوسری کتاب جس کی طرف ہم قارئین کرام کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ ہے: تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین، اور یہ آپ کی بے نظیر تصنیف ہے جو آپ نے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور حضرت شاہ عبدالقادرؒ کی زندگی ہی میں لکھی تھی اور دونوں بزرگوں نے اس پر اظہار پسندیدگی فرمایا تھا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تو اس کتاب کی تصنیف پر یہاں تک فرمایا تھا:

خدا کا شکر ہے کہ یہ گھر محققین علم حدیث سے خالی نہیں ہے۔ (اتحاف النبلائ۔ ص ۴۴)

نماز میں رفع الیدین کو سنت قرار دیتے ہوئے خود آپ نے بھی اس سنت پر عمل شروع کر دیا تھا' حضرت شاہ ولی اللہؒ نے بھی اس سنت کے بارے میں لکھا تھا

والذی یرفع احب الیّ من الذی لا یرفع لان دلائل الرفع اکثر واثبت۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

(رفع الیدین کرنے والا، مجھے نہ کرنے والے سے زیادہ پسند ہے کیونکہ رفع الیدین کرنے کے دلائل زیادہ ہیں اور مضبوط ہیں)۔

اسی طرح شاہ ولی اللہؒ کے ایک دوسرے پوتے مخصوص اللہؒ بن شاہ رفیع الدین بھی آمین بالجہر اور رفع یدین کی سنت پر عمل پیرا تھے۔ اس کتاب میں شاہ صاحب نے اثبات رفع الیدین کے علاوہ آمین بالجہر، فاتحہ خلف الامام اور ردّ تقلید جیسے مسائل کی طرف بھی اشارات فرمائے تھے۔ اس لئے مقلدین حضرات کو آپ کی یہ دونوں کتابیں انتہائی ناگوار گذریں۔ ان کی تردید میں مولوی محمد شاہ پاک پٹنی نے تنویر الحق کے نام سے کتاب لکھی، جس کے جواب میں اہل حدیث کی طرف سے شیخ الکل حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے معیار الحق کے نام سے نہایت مدلل ومفصل

کتاب تصنیف فرمائی۔ سچ پوچھئے تو اس موضوع پر اس سے زیادہ شائد ہی کوئی مدلل مستند اور معیاری کتاب ہو۔ احناف نے اس کے جواب میں بڑے ہاتھ پاؤں مارے، مولوی ارشاد حسین رام پوری نے اس کے جواب میں انتصار الحق کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کا جو حال تھا اسکا اندازہ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد (جب کہ وہ خود اس وقت حنفی مقلد تھے) کے ان الفاظ سے لگائیے:

مجھ پر معیار الحق کی سنجیدہ اور وزنی بحث کا بہت اثر پڑا، اور صاحب انتصار الحق کا علمی ضعف صاف صاف نظر آ گیا۔

جناب مولوی ارشاد حسین رام پوری کو اپنی کتاب پر بڑا ناز اور غرور تھا اور ان کے زعم میں اس کتاب کا جواب بہت محال تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے مولانا سید محمد نذیر حسین سہسوانی پر کہ انہوں نے انتصار کی اشاعت کے ایک ہی دن بعد، براہین اثناعشر، کے نام سے اس کا جواب شائع فرما دیا۔ انہوں نے اس کی ایک کاپی مولانا عبدالحی لکھنوی کو بھی بھیجی جسے ملاحظہ فرمانے کے بعد انہوں نے اپنے مکتوب میں لکھا:

براہین اثناعشر رسیدہ، اغلاط اسامی کتب ومؤلفین در انتصار، لاتعدم شاید بنظر اختصار بر چند کفایت شد۔

انتصار کا دوسرا جواب مولانا احمد حسن نے تلخیص الانظار فیما بنی علیہ الانتصار، تیسرا جواب مولانا شہود الحق عظیم آبادی نے البحر الذخار لازھاق صاحب الانتصار، اور چوتھا جواب مولانا احتشام الدین مراد آبادی نے اختیار الحق کے نام سے لکھا۔

تحریک عمل بالحدیث کی اسی تاریخ کو جس کی طرف مذکورہ بالا سطور میں نہایت اختصار کے ساتھ اشارہ کیا گیا ہے، ہمارے فاضل اور بزرگ بھائی اور دوست جناب ڈاکٹر محمد بہاء الدین نے مرتب کرنے کا سلسلہ شروع فرما رکھا ہے اور اس سلسلہ ذہب کی چار جلدیں جو قریباً تین ہزار صفحات پر مشتمل ہیں، ان کے گہر بار قلم سے مرتب ہو چکی ہیں (اب جب کہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں، ڈاکٹر صاحب کے صاحبزادہ گرامی عزیزم محمد سہیل نے فون پر اطلاع دی ہے کہ ہندوستان میں اس کتاب کی پانچویں جلد بھی زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے)

اس کتاب کی جلد اول میں حدیث اور اہل حدیث کے تعارف کے بعد مسلک اہل حدیث کی قدامت، تاریخ اسلام میں اس کے تسلسل اور اہل حدیث کے چند نمایاں اور امتیازی عقاید و اعمال پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ثقاہت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ فاضل مصنف نے اہل حدیث کے عقائد و اعمال کو خود بیان کرنے کی بجائے حضرت شاہ محمد فاخر زائر، حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید، حضرت مولانا ولایت علی صادق پوری، شیخ الکل حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی، حضرت نواب والا جاہ سید صدیق حسن، حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی، حضرت مولانا ابو یحی محمد شاہجہان پوری اور متکلم اسلام فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمھم اللہ تعالیٰ جیسے اکابر کی زبانی بیان فرمایا ہے۔

جلد دوم میں برصغیر پاک وہند کے اہل حدیث کی تاریخ کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ قرون خیر کے اکابر اہل حدیث کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان کی تبلیغ و اشاعت دین، جہاد فی سبیل اللہ اور تدریس وتصنیف سے متعلق خدمات سے روشناس کرایا گیا ہے۔ اس جلد میں فقہی مذاہب کی ترویج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ رفتہ رفتہ یہاں تقلید شخصی کے جمود کے ساتھ ہی قرآن وسنت سے بے اعتنائی کا دور شروع ہو گیا اور حاملین کتاب وسنت کو طرح طرح سے آلام ومصائب کا تختہ مشق بنایا گیا۔ فاضل مصنف نے دعوت وعزیمت کی اس داستان کو خالص حقائق کی زبان میں بیان کیا ہے۔

جلد سوم کا آغاز علامہ محمد حیات سندھی رحمہ اللہ کے رسالے الایقاف علی سبب الاختلاف سے ہوتا ہے۔ اس رسالہ کا موضوع تقلید اور عمل بالحدیث ہے۔ علامہ مرحوم نے نہایت صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ حضرات صحابہ کرام، تابعین اور آئمہ مجتہدین اور ان کے تلامذہ میں فقہی اختلافات کیوں تھے۔ انہوں نے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ ہمیشہ کتاب وسنت ہی پر عمل پیرا تھے اور اگر انہیں اپنے قول وعمل کے خلاف کوئی حدیث مل جاتی تو وہ فوراً رجوع کر کے حدیث کے مطابق عمل شروع فرما دیتے تھے۔ اس مسئلہ کو مزید واضح کرنے کیلئے حضرت شاہ ولی اللہ کی حجۃ اللہ البالغہ سے ایک عبارت مع ترجمہ نقل کی ہے۔ شاہ صاحب کی تحفۃ الموحدین کا فارسی متن اردو ترجمہ کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ شاہ محمد اسماعیل شہید کی ردّ بدعت میں بہت ہی منفرد اور بے مثال کتاب ایضاح الحق کا فارسی متن اور اردو ترجمہ نقل کیا گیا ہے اور سرسید احمد دہلوی (جو بعد میں سر سید احمد خان کے نام سے مشہور ہوئے) کی تصنیف راہ سنت در ردّ بدعت کی نقل کی گئی ہے (جو سب سے پہلے ۱۸۵۰ء میں شائع ہوئی تھی)۔ اس کتاب میں نہایت ٹھوس دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے تمام کاموں میں پورے طور پر سنت رسول ﷺ کی پیروی کرنی چاہیے اور ہر ایسے کام سے پرہیز کرنا چاہیے جو آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا۔

حاملین کتاب وسنت کے اس سلک مروارید میں سرسید احمد خان کے ذکر سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، انہوں نے جب یہ کتاب لکھی، اپنے آپ کو وہابی اور اہل حدیث کہتے تھے۔ شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کے معتقد اور عامل بالحدیث تھے، انہوں نے حضرت شاہ مخصوص اللہ دہلوی سے بھی کسب فیض، اس لیے کبھی وضع الیدین علی الصدر، اور آمین بالجہر ترک نہ کی۔ مولانا شبلی نعمانیؒ نے اپنے ایک خط میں بعض احباب کو لکھا:

مغرب کی نماز! سبحان اللہ! کیا شان وشوکت ہوتی ہے کہ بس دل پھٹا پڑتا ہے۔ خود سید صاحب بھی شریک نماز ہوتے ہیں اور چوں کہ وہ عامل بالحدیث ہیں' آمین زور سے کہتے ہیں، ان کی آمین مذہبی جوش کی رگ میں خون بڑھا دیتی ہے۔ (مکاتیب شبلی حصہ اول۔ ص ۴۶)

مگر بقول مولانا ابو یحی امام خان نوشہرویؒ:

افسوس ہے کہ ہمارے عقائد کی سادگی سرسید کے بعض شذوذ کی وجہ سے مرحوم کو اپنے ساتھ رکھنے سے معذور ہو گئی۔ فیا اسفی علی یوسف۔

فاضل مصنف نے مولانا نوشہرویؒ ہی کے ایک حوالے سے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے آخر عمر میں اپنے غلط افکار وخیالات سے توبہ بھی کر لی تھی۔

اسی جلد میں جناب خرم علی بلہوریؒ کی نصیحۃ المسلمین کی تلخیص کی گئی ہے اور انیسویں صدی کے ہندوستان میں عمل بالحدیث کی ترویج واشاعت کے لئے حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ کی آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہمہ

جہت خدمات کے تذکار جمیل کے علاوہ اور بھی بہت سے نوادر کو قارئین کی ضیافت طبع کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

اس عظیم الشان کتاب کی جلد چہارم جو اس وقت بطور خاص ہمارے پیش نظر ہے، اس میں صادقان صادق پور میں سے مولانا ولایت علی صادق پوریؒ کی تبیان الشرک، مولانا عنایت علی صادقپوریؒ کی بت شکن اور مولانا فیاض علی صادق پوریؒ کی فیض الفیوض کو کتاب کے ابتدائی حصے میں درج کیا گیا ہے جو قریباً کتاب کے ایک چوتھائی حصے پر مشتمل ہے۔ اسی حصے میں امام قاضی محمد بن علی شوکانیؒ کی الدرر البہیہ بھی اپنی چمک دمک کے ساتھ قارئین کے قلوب و اذہان کو منور کر رہی ہے۔ اور کتاب کا تین چوتھائی حصہ شیخ الکل حضرت میاں سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ اور آپ کے شاہ کار، معیار الحق، اور اس کے متعلقات کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔ فاضل مصنف نے، معیار الحق، کے قدیم نسخوں کو فراہم کر کے ان میں باہمی تقابل اور ضروری تصحیح و ترمیم کیساتھ نہایت سلیقہ کے ساتھ معیار الحق کے متن کو مرتب کیا ہے۔ کتاب میں وارد آیات و احادیث کی تخریج کرنے کے ساتھ ساتھ ترجمہ کے اسلوب اور زبان کی بھی تجدید و تسہیل کر دی ہے۔ ہماری رائے میں ساری کتاب ہی کو تجدید زبان کے زیور سے آراستہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہ تھا، اس سے عصر حاضر کے قارئین کے لئے مطالعہ میں آسانی ہو جاتی۔

ہمیں احساس ہے کہ اختصار کی کوشش کے باوجود بات دراز ہوتی جا رہی ہے بہر حال تاریخ اہل حدیث ہمارے فاضل اور بزرگ دوست جناب ڈاکٹر محمد بہاءالدین کے موئے قلم کا اعجاز اور عصر حاضر کا عظیم الشان شاہ کار اور اس ضرورت کی تکمیل ہے جو ہمارے بزرگوں نے مارچ ۱۹۱۳ء میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس امرتسر میں محسوس کرتے ہوئے امام العصر مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ کے سپرد کیا تھا۔ مولانا سیالکوٹی کی کتاب تاریخ اہل حدیث جو قریباً ۱۹۱۶ء میں مرتب ہو چکی تھی (گو اس کی طباعت بوجوہ ۱۹۵۳ء میں ہو سکی)، میں بیسویں صدی کی تاریخ اہل حدیث سے متعلق مواد بہت کم تھا، بلکہ انیسویں صدی کی تاریخ اہلحدیث کا بھی زیادہ شرح و بسط سے مواد نہ تھا۔ اہلحدیث کی تاریخ اور رجال پر اگرچہ مختصر اور مطول بہت سی کتابیں مختلف اہل قلم کی طرف سے منصۂ شہود پر آئیں مگر مکمل، مفصل، مدلل اور مستند تاریخ اہل حدیث کی تدوین و تالیف کا کام ہنوز تشنہ تکمیل تھا، جس کا خواب ہمارے بزرگوں نے ۱۹۱۳ء میں دیکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت ہمارے محترم دوست جناب ڈاکٹر محمد بہاءالدین کے مقدر میں لکھ رکھی تھی۔ ڈاکٹر محمد بہاءالدین کے نام سے قلم لڑھک سا جاتا ہے کیونکہ میرے دل و دماغ میں اس عظیم شخصیت کا سراپا ڈاکٹر محمد سلیمان اظہر کے نام سے محفوظ ہے۔ نام میں کیا رکھا ہے، خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ کام انہوں نے کر دکھایا ہے جس کی ضرورت کے شدید احساس ہونے کے باوجود بڑے بڑوں کو توفیق نہ ہوئی۔ انہوں نے سینکڑوں ہزاروں مصادر و مآخذ کی ورق گردانی کے بعد یہ حسین و جمیل گلدستہ مرتب فرمایا ہے، انہوں نے خرمن خرمن اور گلشن گلشن پھر کر، تمتع زہر گوشہ یافتم، کا شرف حاصل کیا ہے۔

تاریخ اہل حدیث، ہماری عظمت و شوکت کی داستان ہے کہ ہمارے اسلاف نے کتاب و سنت پر مبنی خالص دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اصلاح عقائد و اعمال کے لئے برسر بازار وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ دوسرے لوگوں کو بند کمروں کے اندر بھی تاب نہ تھی۔ دوسری طرف مرہٹوں سکھوں انگریزوں کے مظالم سے نجات دلانے اور مسلمانوں کو ان کی عظمت رفتہ واپس دلانے کے لئے سر پر کفن باندھ کر میدان کارزار میں کود گئے، انہوں نے اس بے سروسامانی کی کیفیت میں جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے دعوت اصلاح و جہاد کے علم کو سرنگوں نہ ہونے دیا اور عزیمت و استقامت کی وہ آگ لگا دی جس کے شعلوں نے پچیس برس تک سکھوں اور ایک سو سال تک انگریزوں جیسی زبردست جابر قوم کو مسلسل آتش زیر پا رکھا اور لطف یا ستم کی بات یہ ہے کہ یار لوگوں کو ابھی تک اصرار ہے کہ یہ جہاد انگریزوں کے نہیں، بلکہ صرف سکھوں کے خلاف تھا۔

تاریخ اہل حدیث ہماری ملی غیرت اور اسلامی حمیت کی سب سے پر تاثیر داستان ہے کہ ہمارے اسلاف نے اللہ کی خاطر کیسے کیسے آلام و مصائب کو برداشت کیا، کس طرح آتش باریوں، شمشیر زنیوں اور ہنگامہ آرائیوں میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے دامے درمے سخنے قدمے اور قلمے قربانیاں دیں، خاندان، گھربار اور جائدادوں کو تج دیا، جیل کی کال کوٹھڑیوں اور جزائر انڈیمان یعنی کالا پانی کی خوف ناک وحشت ناکیوں میں دن بسر کیے اور جبین عزیمت و استقامت پر کبھی شکن نہیں آنے دی اور پائے استقلال میں کبھی لرزش پیدا نہ ہونے دی۔

أولئك آبائي فجئني بمثلهم
إذا جمعتنا يا جرير المجامع

تاریخ اہل حدیث ہماری عظمت و شوکت اور غیرت و حمیت کی داستان ہے، یہ مرقع عبرت و تازیانہ غیرت بھی ہے اور افسانہ حسرت و آئینہ حیرت بھی جسے ڈاکٹر محمد بہاءالدین کے قلم معجز رقم نے نہایت دل کش اسلوب میں ترتیب دیا ہے، ہم پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کا جہاں خیر مقدم کرتے ہیں وہاں فرزندان توحید سے یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ ان کا کوئی گھر کوئی ادارہ کوئی مدرسہ اور کوئی لائبریری اس سے محروم نہیں رہے گی۔

❀❀❀❀❀

سیرت ایوارڈ کی تقسیم

❀ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کی طرف سے انتہائی پروقار تقریب زیر صدارت حافظ مقصود احمد امیر اسلام آباد مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر سید عبدالغفار شاہ بخاری پروفیسر آف نمل یونیورسٹی اسلام آباد کو سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر مسلسل پانچویں مرتبہ حکومت پاکستان کی طرف سے سیرت ایوارڈ حاصل کرنے پر، اور اس کے بعد ڈاکٹر عبدالکبیر محسن پروفیسر آف اصغر مال کالج راولپنڈی کو خدمت حدیث پر اور ننھی بچی طٰہٰ طیب الرحمٰن زیدی کو 41 دنوں میں قرآن پاک حفظ کرنے پر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ قاری خلیل الرحمٰن جاوید نے عقیدہ آخرت پر انتہائی مفصل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں احباب جماعت کی کثیر تعداد کے علاوہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد انور، پروفیسر ڈاکٹر سید طالب الرحمٰن شاہ، ڈاکٹر سید طیب الرحمٰن زیدی، مولانا عبدالرؤف، قاری ظہیر احمد ہزاروی، پروفیسر عنایت اللہ مدنی، حافظ محمد الیاس چوہدری، مولانا ابوعمر قریشی، چوہدری محمد یوسف سلفی، حافظ عابد رشید ایم این اے سلفی، قاری عبداللطیف قریشی، قاری کامران ایوب اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔

منجانب: پریس سیکرٹری۔ اسلام آباد

مرکزی کابینہ و مجلس عاملہ کے مشترکہ اجلاس کی روداد

15 فروری 2015ء بروز اتوار 11:30 بجے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی کابینہ اور مجلس عاملہ کا مشترکہ اجلاس مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور میں امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کراچی سے لے کر پشاور بلتستان اور چترال تک سے ارکان تشریف لائے۔ اجلاس کا آغاز جناب قاری عبدالمتین اصغر کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ رانا محمد شفیق پسروری ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مرکزیہ نے سابقہ کاروائی پیش کی جس پر ہاؤس نے اطمینان کا اظہار کیا۔ پھر ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ نے اپنے ابتدائی کلمات میں شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور ایجنڈا کی پہلی شق ضلعی وشہری جمعیتوں کے حالیہ انتخابات کے سلسلہ میں الیکشن کمشنر ڈاکٹر عبدالغفور راشد کو رپورٹ پیش کرنے کی دعوت دی۔

ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے کہا کہ یہ اہم اور مشکل ذمہ داری مولانا عبدالرشید حجازی اور نذیر احمد سلفی کی معیت میں نبھا رہا ہوں۔ انتخابات میں بیداری دیکھی۔ خصوصاً پنجاب میں جوش وجذبہ دیدنی تھا۔ اس پر مرکزی قیادت کے ساتھ ساتھ صوبائی قیادت کو بھی بنظر تحسین دیکھا جائے۔ دیگر صوبائی قیادتوں کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انتخابات میں مقابلے کا رجحان زیادہ تھا' کہیں رنجشیں بھی ہوئیں۔ پنجاب کے 47 مقامات سے 44 کا نتیجہ آچکا ہے۔ فیصل آباد کا مسئلہ بھی جلد حل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ ضلع رحیم یار خاں کا مسئلہ امیر محترم کے سامنے ہے۔

صوبہ سندھ میں انتخابات مکمل ہو چکے ہیں۔ پنجاب میں ہر ضلع کے لیے نگران بنائے گئے' ان کی نگرانی میں انتخابات عمل میں آئے۔ صوبہ خیبر پختونخواہ کی رپورٹ بہتر مگر نامکمل ہے۔ صوبہ بلوچستان کے ذمہ داران سے مسلسل رابطہ رہا ہے۔ ذمہ داران یہاں موجود ہیں۔ شدید سردی کی وجہ سے کام نہیں کر سکے۔ نجیب اللہ طارق نے کہا کہ کام ایک دو ہفتہ میں مکمل ہو جائے گا۔

مولانا فضل الرحمٰن مدنی نے کہا کہ K.P.K کے 25 اضلاع میں سے صرف کوہاٹ' چارسدہ اور لکی مروت میں انتخابات رہ گئے ہیں۔

آزاد کشمیر میں رابطہ مکمل رہا مگر سردی کی شدت کی وجہ سے انتخابات نہیں ہو سکے' اب مارچ میں ہوں گے۔

مولانا عبدالواحد سلفی نے کہا کہ گلگت اور بلتستان میں جلد انتخابات مکمل کر لیں گے' سردی کی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے۔

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ پنجاب کی طرح باقی صوبوں سے بھی ذمہ داران تشریف لائے ہیں اور انہوں نے بوجوہ شریک نہ ہو سکنے والے احباب کے اسمائے گرامی ہاؤس کو بتائے۔

گزشتہ ایام میں مولانا محمد یوسف (راجووال) قاری عبدالرحیم زاہد (کمالیہ) مولانا سیف اللہ خالد (بھکر) مولانا ثناء اللہ مجاہد' مولانا عبداللہ کوثر (خانیوال) مولانا عبدالقیوم سلفی' مولانا عبدالسلام رستمی (پشاور) اور میاں عطاء الرحمٰن طارق (خوشاب) کے انتقال پر قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے کہا کہ سینٹ کا ٹکٹ امیر محترم کو ملا ہے' اس پر ہم مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

امیر محترم نے مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس اور مقام کے بارے میں فرمایا کہ ملک محمد سلیمان کی لودھراں میں اسی طرح خانیوال' لاہور اور دوسرے مقامات کی پیش کش موجود ہے۔ ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر نے کہا کہ میں خانیوال میں اجلاس کے تمام انتظامات کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ پروفیسر محمد سعید کلیروی' پروفیسر حافظ عبدالستار حامد' مولانا محمد یٰسین راہی' مولانا شیخ عتیق الرحمٰن اور مفتی مولانا محمد یوسف قصوری' قاضی ریاض قدیر' امتیاز احمد مجاہد اور رانا نصر اللہ خاں نے اپنی اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ تمام احباب کی مشاورت سے منظور ہوا کہ اجلاس خانیوال میں 15 مارچ کو ہوگا۔

امیر محترم نے فرمایا کہ یہ اجلاس تاخیر سے ہو رہا ہے۔ گذشتہ اجلاس کے التواء کی وجہ موسم کی شدت اور دھند تھی۔ جہاں تک سینٹ کی ٹکٹ کا تعلق ہے تو میں نے بالواسطہ طور پر میاں برادران تک یہ بات پہنچا دی تھی کہ میری بجائے جماعت کو ٹکٹ دی جائے۔ انہوں نے میرے مشورہ کے بغیر صرف مجھے ہی اطلاع کر دی۔

امیر محترم نے کہا کہ میں صدق دل سے کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت مجھے فارغ کر دے۔ اگر آپ چاہیں تو سرپرستی کو رکھوں گا اور ٹی وی کے لیے کام بھی کرتا رہوں گا۔ ناظم اعلیٰ صاحب دوروں پر رہتے ہیں' میری رائے ہے کہ انہیں امارت کی ذمہ داری دے دی جائے۔ نظامت کے لیے ملک میں ان کی موجودگی ضروری ہے۔ تاہم اس کی تلافی مولانا محمد نعیم بٹ کی صورت میں کر دی گئی ہے۔ اس صورت حال میں نظامت کے لیے کوئی اور شخص تلاش کریں۔ میں دل کی گہرائی کے ساتھ شکریہ ادا کروں گا۔ مجلس عاملہ' پوری جماعت نے مجھے محبت اور عزت دی ہے۔ امید ہے آپ جذبات سے ہٹ کر مشورہ دیں گے۔

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ میں نے نظامت سے فارغ ہونے کی امیر محترم سے درخواست کی ہے اور کہا ہے کہ آپ وفاق کی علامت ہیں' آپ منصب سے علیحدگی کی بات سوچنا چھوڑ دیں۔ بلکہ میری جگہ پر کوئی اور شخص ڈھونڈ لیں۔

علامہ زبیر احمد ظہیر نے ناظم اعلیٰ کی اہلیہ کی تعزیت کی اور امیر محترم کو سینٹ کا ٹکٹ ملنے پر مبارکباد دی اور یہ بھی کہا کہ امیر محترم کے بغیر جماعت کا چلنا مشکل ہے۔ دونوں حضرات جماعت کا سرمایہ ہیں اور بدستور جماعت کی قیادت کریں۔ ناظم اعلیٰ صاحب کے ایم این اے منتخب ہونے سے بھی جماعت کو تقویت ملی ہے۔

امیر محترم نے فرمایا کہ میرے حالات' سوچ اور جذبات کا تقاضا تھا کہ میں دونوں مناصب سے الگ ہو جاؤں لیکن ہاؤس کی رائے پر بادل نخواستہ اسے قبول کروں گا۔

مولانا محمد نعیم بٹ نے کہا کہ آپ نے اس مطالبے سے ہمیں جو سبق دیا اور جس جماعت کی ترقی کے لیے جو فیصلہ کر رہے ہیں' کیا یہ سبق ترقی ہے یا تنزلی ہے؟

اجلاس نے خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات پر تعزیت اور نئے فرمانروا سلمان بن عبدالعزیز کی قیادت پر نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

علماء کی گرفتاریوں 295/A کے مقدمات اور مسجدوں کے معاملات پر ڈاکٹر حافظ عبدالکریم' مولانا عبدالرشید حجازی' ڈاکٹر ذاکر شاہ' ملک محمد سلیمان اور دیگر

ارکان نے تشویش کا اظہار کیا۔ چنانچہ ان مسائل کے خلاف علماء کرام پر مشتمل 6 رکنی کمیٹی قائم کر دی گئی۔ یاد رہے کہ ایکشن کمیٹی کے ملک محمد سلیمان منگلا کنوینر ہوں گے۔ جبکہ مولانا عبدالرشید حجازی' ڈاکٹر عبدالغفور راشد' امتیاز احمد مجاہد' قاری سیف اللہ عابد اور سید عتیق الرحمٰن شاہ اس کے رکن ہوں گے۔ تیسری شق مالی معاملات کے بعد مولانا مبشر احمد مدنی نے کہا کہ T.V کتاب وسنت کی تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ مشکل بھی ہے اور اہم بھی۔ اللہ تعالیٰ امیر محترم اور جناب ناظم اعلیٰ صاحبان کو جزائے خیر عطا کرے جو اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ اخراجات بہت زیادہ اور وسائل بہت کم ہیں۔ مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ تیس اضلاع میں ڈسٹری بیوٹر مقرر کیے گئے ہیں۔ ہر روز ایک لاکھ افراد پیغام ٹی وی کو دیکھ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ پیغام T.V عالم اسلام کے لیے ایک تحفہ ہے۔

امیر محترم نے مولانا مبشر مدنی کو مبارکباد دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ T.V کے بہت زیادہ اخراجات ہیں جتنا کر سکتے ہیں آپ کریں' اس سے بوجھ کم ہوتا ہے۔ امیر محترم نے سیاسی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ 21ویں آئینی ترمیم میں دہشت گردی کی تعریف پر ہمیں شدید تحفظات ہیں۔ ہم فوجی عدالتوں کے مخالف نہیں ہیں۔ مگر اس کی تعریف کو جنرل رکھا جائے جس میں ہر قسم کی دہشت گردی کے مرتکب کو کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔

امیر محترم کی دعائے خیر سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

شرکاء اجلاس:

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ
ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ

- مولانا محمد نعیم بٹ
- حاجی عبدالرزاق
- رانا شفیق خاں پسروری
- ڈاکٹر عبدالغفور راشد
- پروفیسر عبدالستار حامد
- مولانا محمد یوسف قصوری
- مولانا فضل الرحمٰن مدنی
- مولانا عبدالغنی بلوچ ضامرانی
- ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ
- مولانا عبدالباسط شیخوپوری
- مولانا محمد یوسف انور
- حافظ شاہد امین
- پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی
- ملک محمد سلیمان
- ملک ذوالقرنین ڈوگر
- حاجی نذیر احمد انصاری
- ڈاکٹر محمد حماد لکھوی
- ڈاکٹر محمد علی جوہر
- مولانا عبدالرشید حجازی
- حافظ عبدالحمید عامر
- رانا خلیق خاں پسروری
- فیصل افضل شیخ
- مولانا مبشر احمد مدنی
- پروفیسر نجیب اللہ طارق
- مفتی کفایت اللہ شاکر
- رانا نصر اللہ خاں
- امتیاز احمد مجاہد
- سید عتیق الرحمٰن شاہ کشمیری
- مولانا ابراہیم خلیل الفضلی
- سید خالد محمود ندیم شاہ
- حافظ محمد عثمان شاکر
- قاری عبدالمتین اصغر
- مولانا عنایت اللہ رحمانی
- ڈاکٹر عبیدالرحمٰن محسن
- مولانا عبدالسمیع اوکاڑوی
- سید عبدالغفار شاہ
- مولانا عبداللہ یوسف
- مولانا طارق محمود یزدانی
- مولانا حافظ مسعود اظہر
- قاضی ریاض قدیر
- قاری محمد سعید کلیروی
- قاری سیف اللہ عابد
- مولانا محمد صادق عتیق
- حافظ عبدالشکور
- میاں عبدالغفار
- حافظ عبدالمجید بٹ
- محمد عمر قریشی
- مفتی محمد اسلم خاں
- میاں محمد راشد
- محمد جمیل میر
- حافظ عبدالغفار لاہور
- پروفیسر عبدالرحمٰن شارق
- عطاء الرحمٰن بڈیانہ
- شیخ عتیق الرحمٰن
- محمد رفیق سلفی
- مولانا ابرار ظہیر
- چوہدری حماد الرحمٰن ایڈووکیٹ
- حافظ عبدالغفار (پسرور)
- انعام الٰہی ظہیر
- محمد سعد خالد
- عبدالستار نیازی
- عبدالشکور ساقی
- حافظ میاں محمد اصغر

لاہور دھماکے کی مذمت

مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد اور میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ پنجاب نے گزشتہ روز قلعہ گجر سنگھ پولیس پر خودکش دھماکے کی شدید مذمت کی اور جانی نقصان پر گہرے دکھ وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی تمام سیاسی ومذہبی جماعتیں سیاست اور باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حکومت وعسکری قیادت کے ساتھ مل کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ کیونکہ ملک کی سلامتی سب سے زیادہ اہم اور عزیز ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک وانسانیت دشمن بدامنی اور خوف وہراس پھیلا کر اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل چاہتا ہے۔ قوم متحد ہو کر ان کی ناپاک سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گی' انہوں نے مزید کہا کہ سیکورٹی فورسز اور اداروں کے درمیان مزید تعاون بہتر بنانے کے لیے منصوبہ بندی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پولیس' افواج اور عوام کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ منجانب: طارق چوہان

تقریب حلف برداری واجلاس مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع سرگودھا

حالیہ انتخاب کے بعد مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع سرگودھا وتمام تحصیلوں کی کابینہ کا اجلاس 8 فروری بروز اتوار 11 بجے دن مدرسہ سلفیہ پل 111 جنوبی میں مولانا سرفراز احمد امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع سرگودھا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کا اعزاز جناب قاری ابوبکر صدیقی کو حاصل ہوا۔ بعد ازاں نومنتخب امیر وناظم نے ضلع وتحصیلوں کی کابینہ کے اراکین کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین کو یقین دلایا کہ ہم ان شاء اللہ پہلے سے بڑھ کر جماعتی کام کو بہتر بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی اپنی ذمہ داری نبھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اجلاس میں ہر ماہ دو بڑے تبلیغی پروگرام ضلعی سطح پر اور ماہانہ دروس کا سلسلہ تحصیلی سطح پر چلانے کا فیصلہ ہوا اور مرکز کا فنڈ جو ابھی ضلع کے ذمہ بقایا تھا اس کے لیے احباب سے وعدے لیے گئے۔ نماز ظہر کے بعد سینئر نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان مولانا محمد نعیم بٹ کی آمد ہوئی۔ اُن کا پرتپاک استقبال ہوا' انہوں نے اپنے خطاب میں کہا ''حلف برداری کا مقصد احباب کو ذمہ داری کا احساس دلانا ہے اور اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر سمجھ کر گواہی دینا ہے کہ جو مجھ کو عہدہ دیا گیا ہے میں اس پر کام کروں گا اور اپنے تمام تو مفادات پر جماعتی' تنظیمی مفادات کو ترجیح دوں گا۔ انہوں نے ضلعی وتمام تحصیلوں کی کابینہ کے اراکین سے حلف لیا اور امیر ضلع کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر مولانا محمد نعیم بٹ صاحب کو مرکزی فنڈ کے لیے چوہدری عبدالخالق صاحب نے چیک پیش کیا۔ شرکاء اجلاس کی مدرسہ سلفیہ کے اساتذہ وطلباء نے احسن انداز میں مہمان نوازی کی۔

المرسل: حافظ مظہر الاسلام' ناظم ضلع سرگودھا

تقریب تقسیم انعامات

5/2/15 بروز جمعرات چک نمبر 482/TDA تحصیل چوہارہ ضلع لیہ میں جامعہ محمدیہ اہلحدیث کی تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ تقریب میں مولانا محمد حسین مدنی اور قاری بنیامین عابد نے خطابات فرمائے۔ ناظم ادارہ قاری محمد رفیق سلفی نے ادارہ کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ حافظ عبداللطیف حسن امیر ضلع لیہ' حافظ سجاد ولیلہ ناظم تحصیل چوہارہ اور راقم الحروف حافظ اشتیاق جنرل سیکرٹری AYF ضلع لیہ بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے اور مہمانان گرامی کے ساتھ دوستانہ شفقت سے بچوں میں انعامات تقسیم کیے۔ حافظ عبداللطیف حسن کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: حافظ محمد اشتیاق ناظم نشر واشاعت ضلع لیہ

اخبار الجماعۃ

حرمت رسولؐ و یکجہتی کشمیر کانفرنس

4 فروری بعد نماز عشاء مرکزی جمعیت اہلحدیث وتحریک المجاہدین (مقبوضہ کشمیر) سیالکوٹ کے زیر اہتمام سالانہ حرمت رسول ﷺ و یکجہتی کشمیر کانفرنس کا انعقاد زیر امارت حضرۃ الامیر محترم جناب پروفیسر ساجد میر جامع مسجد توحید اہلحدیث ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ میں کیا گیا۔ کانفرنس کے مہمانان گرامی ملک محمد منیر اعوان ضلعی امیر' جناب کفایت اللہ شاکر ضلعی ناظم جناب حافظ شاہد امین امیر شہر' جناب مولانا قاری انصر جاوید گھمن ناظم شہر' حافظ فیصل افضل شیخ سیکرٹری جنرل یوتھ فورس پاکستان' جناب پروفیسر شیخ عتیق الرحمٰن' ناظم مالیات ضلع سیالکوٹ۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا محمد نعیم بٹ کے خطاب سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس سے مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری' حضرت مولانا محمد افضل علوی مسئول تحریک المجاہدین' حضرت مولانا محمد یوسف لاہوری' حضرت مولانا حافظ شاہد امین' حافظ عبدالحمید ازہر' امیر تحریک المجاہدین شیخ جمیل الرحمٰن نے بڑے ایمان افروز خطابات فرمائے۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع' نمائندہ خصوصی ہفت روزہ اہلحدیث ضلع سیالکوٹ

جامعہ تدریس القرآن والحدیث کالاباغ کا امتحان!

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہلحدیث کے زیر انتظام ہزارہ ڈویژن کی دینی علوم کی عظیم درسگاہ جامعہ تدریس القرآن والحدیث کے طلبہ کے امتحان کے لیے ایک امتحانی کمیٹی کا تقرر ہوا جس میں مولانا الیاس مشتاق' مولانا حافظ آصف' مولانا شاہد اور مولانا قاری عبدالحفیظ شامل تھے۔ جنہوں نے 22 فروری بروز اتوار جامعہ کے طلبہ کا تمام کتب کا امتحان لیا جبکہ شعبہ حفظ کے طلبہ کا بھی زبانی امتحان لیا گیا۔ جس پر طلبہ کی عمدہ کارکردگی سامنے آئی۔ امتحانی کمیٹی نے جامعہ کی انتظامیہ اور اساتذہ کی محنت کو سراہتے ہوئے جامعہ کے دیگر معاملات کا جائزہ بھی لیا اور اپنے تاثرات تحریر پیش کیے۔

المرسل: قاری عبدالحفیظ' ناظم تحصیل ایبٹ آباد

0345-9589559

دعائے صحت کی درخواست!

محترم بھائی حافظ محمد امین توحیدی صاحب عارف پورہ علیل ہیں۔ تمام احباب جماعت ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔

دعاگو: قاری محمد اشرف فاروقی۔ حافظ والہ ملتان

تحصیل ظفروال کی سالانہ حرمت رسول ﷺ کانفرنس

15 فروری کو ظفروال میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ظفروال کی چوتھی سالانہ حرمت رسول کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت امیر تحصیل ظفروال حافظ عبدالغفار ریحان فاضل مدینہ یونیورسٹی نے کی۔ جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ محمد یوسف مجاہد نے ادا کیے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری عبدالرقیب اور حافظ محمد عمر نے حاصل کی۔ فداء الرحمان طیب اور قاری بلال لیاقت ربانی نے منظوم کلام پیش کیا۔ کانفرنس سے نائب امیر مرکزیہ مولانا عبداللہ نثار، حافظ محمد یوسف راشد، عطاء الرحمان خالد سیٹھی، ذی شان مدنی، محمد سرور شفیق، عبدالوحید بٹ، اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر ذاکر الرحمان صدیقی نے خطاب کیا۔ مولانا نوراللہ واثق نے دہشت گردی کی مذمت، حافظ شاہد عمران نے ملک میں نفاذ اسلام کے مطالبہ اور حافظ منظور احمد نے وطن عزیز میں یکساں نظام تعلیم کے اجراء پر مشتمل قرار دادیں پیش کیں۔ جنہیں ہاؤس نے پرزور انداز میں متفقہ طور پر منظور کیا۔ کانفرنس میں جامعہ حرمین کے طلباء اور دیگر نوجوانوں نے سیکیورٹی کے فرائض انجام دیے۔ تمام حاضرین کے لیے پر تکلف ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ (نذیر احمد اسد سندھو)

ماڈل ویلج رکھ عظمت والا جام پور میں مکانات کی تقسیم

داجل روڈ جام پور میں رکھ عظمت والا کے مقام پر ترکی کے تعاون سے ایک خوبصورت چھوٹا سا شہر ''ماڈل ویلج'' آباد کیا گیا ہے جس میں 346 مکانات ہیں۔ یہاں تمام جدید شہری سہولیات میسر ہیں۔ 12 فروری کو متاثرین سیلاب 2010ء میں بذریعہ قرعہ اندازی یہ مکانات تقسیم کیے گئے۔ حضرت مولانا محمد یٰسین راہی صاحب امیر ضلع راجن پور' جناب غازی امان اللہ خان ڈی سی او راجن پور' جناب سردار جعفر خان لغاری ایم این اے اور سردار پرویز خان گورچانی نے تمام عمل کی نگرانی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ برادر ملک ترکی کے حکمرانوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

منجانب: محمد ابوبکر' ناظم نشر واشاعت جام پور

خطیب وامام کی ضرورت ہو تو!

اگر کسی جگہ خطیب وامام کی ضرورت ہو تو رابطہ کیجیے' لاہور کو ترجیح دی جائے گی۔ منجانب: ASF لاہور

0331-6989084 - 0336-4498130

محترم جناب ضلعی/شہری امراء و ناظمین

آپ سے التماس ہے کہ اپنے ضلع/شہر میں حکومتی و دیگر اداروں کے ایما پر مدارس وعلماء کے خلاف جو کاروائی عمل میں آرہی ہے مثلاً اندراج مقدمہ' نظر بندی کا آرڈر' تکفیری لسٹ میں نام' سپیکر ایکٹ یا دہشت گردی کے تحت کاروائی۔ ان کی تفصیلات بمعہ متعلقہ کاغذات فوراً مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور ارسال کی جائیں تاکہ ان ناجائز کاروائیوں کے تدارک اور علماء کرام کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے جاسکیں۔ (کنوینیئر ایکشن کمیٹی)

مدرسہ دارالحدیث اوکاڑا کی ۵۵ ویں سالانہ کانفرنس

حسب سابق دارالحدیث اوکاڑا کی ۵۵ ویں سالانہ تقسیم اسناد کانفرنس مؤرخہ ۱۴ مارچ بعد نماز عشاء منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔ جس میں جید علماء کرام اور واعظین عظام تشریف لا رہے ہیں۔ تفصیلی اشتہار جلد شائع ہوگا۔

الداعی الی الخیر: عبداللہ یوسف' ناظم دارالحدیث اوکاڑا

0312-4403173

شیخ الحدیث مولانا اسلم گھلوی صاحب کے لیے دعائے صحت کی اپیل

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے نامور عالم دین شیخ الحدیث' مولانا اسلم گھلوی ان دنوں عارضہ جگر میں صاحب فراش ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی صحت کاملہ عاجلہ ونافعہ کے لیے قارئین سے دعاؤں کی التماس ہے۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی' ناظم دفتر پنجاب

اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل جہانیاں و چک نمبر 136 دس آر AYF کے تمام رہنماؤں اور کارکنوں نے مشترکہ بیان میں جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کی اہلیہ محترمہ' حافظ محمد یٰسین طٰہٰ کی ہمشیرہ' حافظ محمد ادریس ضیاء کے والد محترم' مولانا عبدالرحمٰن جیمہ کی اہلیہ محترمہ' حافظ محمد حنیف مدنی کی اہلیہ محترمہ و دیگر جماعتی رفقاء واحباب کے عزیزان کے انتقال پر حزن وملال کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل اور مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین

دعاگو: شفیق الرحمٰن جنرل سیکرٹری AYF

چک نمبر 136/10-R جہانیاں

تصحیح

گذشتہ شمارہ نمبر 8 کے احکام ومسائل میں سوال نمبر 2 کی دسویں سطر میں آپ (رضی اللہ عنہا) کی بجائے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سہوا شائع ہوگیا ہے۔ ادارہ اس فروگزاشت پر معذرت خواہ ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

قاری اسماعیل سجاد کو صدمہ

گذشتہ دنوں ناظم جمعیت اساتذہ تحصیل سیالکوٹ قاری محمد اسماعیل سجاد کے والد محترم قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم شریف النفس، دین ومسلک کی تڑپ رکھنے والے، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور موحد انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ قاری اسماعیل سجاد نے خود پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ضلع وتحصیل کے ذمہ داران، احباب جماعت اور اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر واشاعت تحصیل سیالکوٹ

گزشتہ روز اہلحدیث یوتھ فورس جامع مسجد اہلحدیث گنیانہ بھکر وڈ تحصیل جھنگ کے ہفتہ وار نفاذ اسلام پروگرام کے دوران قاری تصور بلوچ جو کہ ایک قابل اور محنتی ورکر تھے تقریر کرنے کے بعد اچانک ہارٹ اٹیک ہوا جن کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا جہاں کچھ دیر بعد وہ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اگلے دن جنازہ 2 بجے ان کے آبائی گاؤں اچک القام میں ضلعی صدر پروفیسر احسان العزیز نے پڑھائی۔ مقامی لوگوں کے علاوہ ضلع بھر سے مرکزی جمعیت واہلحدیث یوتھ فورس کے کارکنان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو معصوم بچے چھوڑے ہیں جن کی عمر 4 سال اور ایک کی 2 سال ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی لغزشوں سے درگزر فرما کر علیین میں داخل فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: مولانا بدر نصیر سلفی، صدر AYF تحصیل جھنگ

جامع مسجد محمدی اہلحدیث داتا نگر کے اہم رکن جناب چوہدری خورشید عالم کی والدہ محترمہ ۱۴ فروری بروز ہفتہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اسی روز بعد نماز عشاء جامعہ محمدیہ اہلحدیث جام پور میں مولانا محمد یٰسین راہی نے مرحومہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ جامعہ کے اساتذہ، طلبہ اور نمازیوں کی بڑی تعداد نماز جنازہ میں شریک ہوئی۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث جام پور کے ذمہ داران نے مولانا محمد اسماعیل ساجد، مولانا محمد لیاقت صدیقی، ملک راشد عمران اعوان، جناب محترم ملک بشیر احمد ودیگر حضرات، جناب چوہدری خورشید عالم سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، بشری خطاؤں سے درگزر فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

دعا گو: محمد ابوبکر محمد عثمان۔ خادمان ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

عمرہ کا ارجنٹ ویزہ

اس کے علاوہ سعودی عرب کے لیے محدود ڈرائیونگ ویزے موجود ہیں۔
سلفی بھائیوں کے لیے خصوصی رعایت

نوٹ اکانومی پیکج کے ساتھ ساتھ 3، 4، 5 سٹارز پیکجز بھی دستیاب ہیں۔

چیف ایگزیکٹو
حاجی ضیاء اللہ مدنی
0301-4793582
0305-5491297
034-7531138
00966-593771962

زیر نگرانی
صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی
0333-4278240

جدید اضافہ شدہ ایڈیشن
اشاعت حدیث
خصوصیات:
- سیرت، حاشرت، تجی معلومات، اسلامی معاشرتی زندگی کے تحقیق نہج پر رہنمائی۔
- اخلاقی مسائل سے گریز کرتے ہوئے اخلاقی ہدایات اور تحقیقی تجزیات کا جامع مرقع۔
- تعلیمی ترجیحات، آسان تشریح، علمی فوائد، علوم کی چھپی گہرائیوں سے پاک، ہر فہم اور ادراک۔
- طلبا، واعظین، مدرسین، خطباء اور مقررین کے لیے اور ساتھ ہی عام قارئین کے لیے بھی۔
مکتبہ اسلامیہ
041-2631204 - 2641204
042-37244973 - 37232369
Email: maktabislam@pk.gmail.com Visit on Facebook page: maktabaislam.pk

جوہر نایاب
جدید طبی ریسرچ
مایوس ہونا گناہ ہے۔
بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوہر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔
قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر
نام ہی کافی ہے
نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)
محمد ذیشان ربانی
0343-6007696
فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

خطبات جمعۃ المبارک

ہر مرکزی مسجد مبارک مسلم بازار رحیم یار خان

20 مارچ 2015	قاری محمد اویس
13 مارچ 2015	مولانا نعیم الرحمن شیخوپوری
6 مارچ 2015	رانا محمد شاہد
10 اپریل 2015	عبدالغنی تاج
3 اپریل 2015	قاری محمد یوسف مجدی
27 مارچ 2015	عبدالغفور راشد
8 مئی 2015	حضرت مولانا محمد عمران منگل
24 اپریل 2015	حضرت مولانا محمد اکرم شہزاد
17 اپریل 2015	عبدالرحیم کلیم

تحصیل پیر مرکزی جمعیت اہلحدیث مرزا فتح پور

0345-8404089

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپرسٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیضل

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

13 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اکر	الائچی خورد	پنج کا کنج	شکوفہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	پنج عشق پنجہ	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	جڑ مونگے	ترنجبین	ناگجھر	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کنوائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

- دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
- جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
- عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے

وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خربزہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادر نجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عنقریا
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
گل وبخی	الائچی خورد	کبر باشمی	بہمن سرخ	

مشروب اجزاء کا اکسیر مرکب

پاکستان بھر میں
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیضل FOODS
سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیز کالونی مقبول آباد

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو رئیس کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضائے رئیسہ کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اُسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج باالتدبیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں اِن سے شفاء کاملہ وعاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت مستند درجہ اوّل ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دواساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطورِ حکیم بے شمار مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

اعضاء کا پھٹنا	پتھری	شوگر	گنگرین	بے اولادی	کمر درد	ہیپاٹائٹس
کالی کھانسی	سلسل البول	اولادِ نرینہ	بواسیر	وجع المفاصل	صفحہ وکزاز	دبلا پن
ہچکی	سوکڑا	بول بستری	خونی پیشاب	تحجر المفاصل	مہرے ہل جانا	بال سفید ہونا
آنتوں کے زخم	چنبل	بولنا بند ہونا	امراض مردانہ	گیسٹھیا	الرجی	بال چر
سنگ ہنی	موٹاپا	تقطیر البول	امراض زنانہ	نقرس	برص	بال گرنا
خروج الاعضاء	اوجاعی	پراسٹیٹ گلینڈز	اٹھرا	عرق النساء	رسولیاں	گنجا پن
						کمی خون
						کمی حیوانات
						عنانت

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر
70010101053034
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
03457545119 9
شناختی کارڈ نمبر
35103-1466875-3

نوٹ:
عنقریب دبئی، سعودی عرب میں آنے والا ہوں

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور 0345-0321-0313-7545119

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بانی
جناب شیخ الحدیث
مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ

دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ رجسٹرڈ راجووال

سرپرست
پروفیسر حافظ عبدالرحمن یوسف حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

نگران شعبہ حفظ
قاری عبیداللہ احسن حفظہ اللہ
آف راجووال

ایک ہی مینار کے سائے میں بیک وقت

حفظ قرآن | تجوید | درس نظامی | وفاق

میٹرک | ایف اے | بی اے | کمپیوٹر ایجوکیشن

داخلہ

یکم مارچ 2015 سے شروع ہوکر محدود مدت تک صرف اعدادی کلاس اور شعبہ حفظ میں جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ پرائمری و مڈل کے امتحانات سے فارغ ہونے والے طلبہ فوری رابطہ کریں۔ داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔

صحیح بخاری شریف کی تدریس فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ **عبدالرحمن** یوسف حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی فرمارہے ہیں۔

نیز صحیح بخاری پڑھنے والے طلبہ کو معقول ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔

شعبہ حفظ وناظرہ میں پانچ ماہر قراء کرام خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

میٹرک 2014 کا شاندار رزلٹ

نام	رولنمبر	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر
طلوشان	246520	1100	891
عبدالسنان یٰسین	246522	1100	846
اکرام اللہ زاہد	246521	1100	796
مبین رضوان	246306	1100	749
عبداللہ شاہد	246307	1100	647
عبدالباسط	246308	1100	732

شهادة الثانوية الخاصة وفاق المدارس السلفيه 2014 کا شاندار رزلٹ

رولنمبر	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر
39600	900	642
39596	900	619
39593	900	567
39595	900	540
39594	900	561
39598	900	567

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن محسن (مہتمم) دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال ضلع اوکاڑہ
0300-6972721
044-4870005
نضیلۃ الشیخ حافظ محمد عدنان
فاضل مرکز التربیہ فیصل آباد
0303-6977663

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان کے زیر اہتمام

بمقام

مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث المعروف ثناءاللہ قصوری والا مرکز

بسلسلہ سیرۃ النبی ﷺ

مہر کنارہ غوثیہ کالونی منٹھار روڈ نزد وائرلس پل رحیم یار خان

تلاوت حافظ زین العابدین طلحہ

فرقہ واریت سے بالاتر تبلیغی و اصلاحی

ان شاءاللہ

لو پھر ایمان افروز

فقید المثال

عظیم الشان

منہاج الاسلام کانفرنس

اہل اسلام سے شرکت کی پرزور اپیل ہے

خواتین کیلئے انتظام ہوگا

مرکز ہذا کے شعبہ

ترجمۃ القرآن

تحفیظ القرآن

ناظرۃ القرآن

کے سالانہ امتحانات کے موقع پر

9 ویں سالانہ

آئیے اور ایمان تازہ کیجئے

منوحہ

بروز ہفتہ

14 مارچ 2015

بعد نماز عشاء

نعت حافظ شاہد حمزہ

مجوب عوام شیر پنجاب مولانا حافظ محمد یوسف پوری حفظہ اللہ

جناب مقرر انقلاب رانا محترم محمد خلیق خان پوری حفظہ اللہ

ناظم ذیلی تنظیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

نعت حنظلہ شاہد قصوری

مصنف کتب کثیرہ محقق العصر حافظ مولانا عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ

صاحبزادہ ابوالحسن فیصل آباد

ناظم شعبہ تعلیم مرکزیت اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

مقرر زیشان حضرت صاحبزادہ مولانا قاری نعیم الرحمن شیخوپوری حفظہ اللہ

ناظم تبلیغ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

واعظ خوش الحان حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر بصری حفظہ اللہ

ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

مرکز ہذا کے شعبہ للبنات کے سالانہ امتحانات کے موقع پر 9 واں سالانہ

خواتین اجتماع

بروز ہفتہ 14 مارچ 2015

صبح 8 بجے تا 12 بجے تک

جس میں گوجرانوالہ اور سیالکوٹ سے نامور مبلغات تشریف لا رہی ہیں

منجانب ابوطلحہ قاری ثناءاللہ شاہد قصوری

خطیب بانی مرکز ہذا ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان 0300-9679796

مرکز ہذا میں داخلے جاری ہیں

شعبہ جات برائے طالبات: 1: وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد کے تحت ایم اے عربی۔ 2: ترجمۃ و تفسیر القرآن والحدیث۔ 3: گرمی کی چھٹیوں میں اسلامی تعلیم کورس۔ 4: ناظرۃ القرآن (وقت 2 سے 4 بجے)

شعبہ جات برائے طلباء: 1: ترجمۃ القرآن والحدیث۔ 2: تحفیظ القرآن۔ 3: ناظرۃ القرآن (وقت ناظرہ)

یا حی یا قیوم — بسم اللہ الرحمن الرحیم — برحمتک نستغیث

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث تحصیل پسرور کے زیر اہتمام

فضائل صحابہ و اہلبیت کانفرنس

بسلسلہ دستار فضیلت

آج بعد نماز عشاء

محمد انعیم مجاہد

عبدالقیوم

مولانا کفایت اللہ

محمد خلیق خان

8 مارچ 2015 اتوار بعد نماز عشاء ان شاء اللہ العزیز

جمعہ

مرکز اہلحدیث فیصل کالونی پسرور

تلاوت

قاری مجاد احمد

محمد منیر اعوان

عطاء الرحمن

اس سال حفظ القرآن مکمل کرنے والے طلباء

6 مارچ 2015 کا

خطبہ جمعۃ المبارک

شیر پاکستان

شیر پنجاب

مولانا محمد منظور احمد صاحب حفظہ اللہ

مہتمم حضرت مولانا گوجرانوالہ

حافظ محمد ذیشان

زینب حافظ الرحمن

حافظ محمد عبداللہ شاکر

دختر محمد اسحاق

محمد سرور شفیق

ام مریم

عبدالرحمن

محمد صدیق

محمد اختر اعوان

مقررین

علامہ محمد شفیق خان پوری

قاری محمد اسماعیل عتیق صاحب

حضرت مولانا شیر پاکستانی محمد حنیف بلالی صاحب

حضرت مولانا محمد اصغر صاحب

حضرت مولانا محمد یوسف پوری صاحب حفظہ اللہ

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد عبداللہ شاکر صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

محمد اعظم کالیوں

عبید اللہ شاکر

محمد اشرف چوہدری

مولانا منیر احمد شاکر

اصغر علی

پروفیسر مطیع اللہ

سیف الرحمن

مزمل الدین

مہمانان گرامی

عبدالرشید — حبیب اللہ — شیخ محمد بلال — حافظ بشیر احمد — محمد ندیم سلیمانی — حافظ رشید احمد — حافظ محمد یعقوب — حافظ منظور احمد

خطیب مرکز ھذا

بشیر احمد شاکر

واھلحدیث یوتھ فورس پسرور

رابطہ نمبر 0321 8618666

الداعی الخیر

ہم قائدین مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

سینیٹر علامہ پروفیسر حافظ
ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

ڈاکٹر حافظ
عبدالکریم حفظہ اللہ تعالیٰ
MNA
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

معزز اراکین کابینہ و مجلس عاملہ مرکزیہ

کے انتہائی شکر گزار ہیں

کہ جنہوں نے ہم پر اعتماد کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے انتخابی اجلاس کی میزبانی کا شرف

الجامعۃ السعیدیۃ السلفیۃ خانیوال

کو تفویض کیا اللہ تعالیٰ ہمیں اس فرض سے بطریق احسن عہدہ برا ہونے کی توفیق عطا فرمائے

منجانب:

ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر
رئیس الجامعۃ السعیدیۃ السلفیۃ خانیوال

حافظ سعد عبدالرشید اظہر
حافظ محمود عبدالرشید اظہر

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

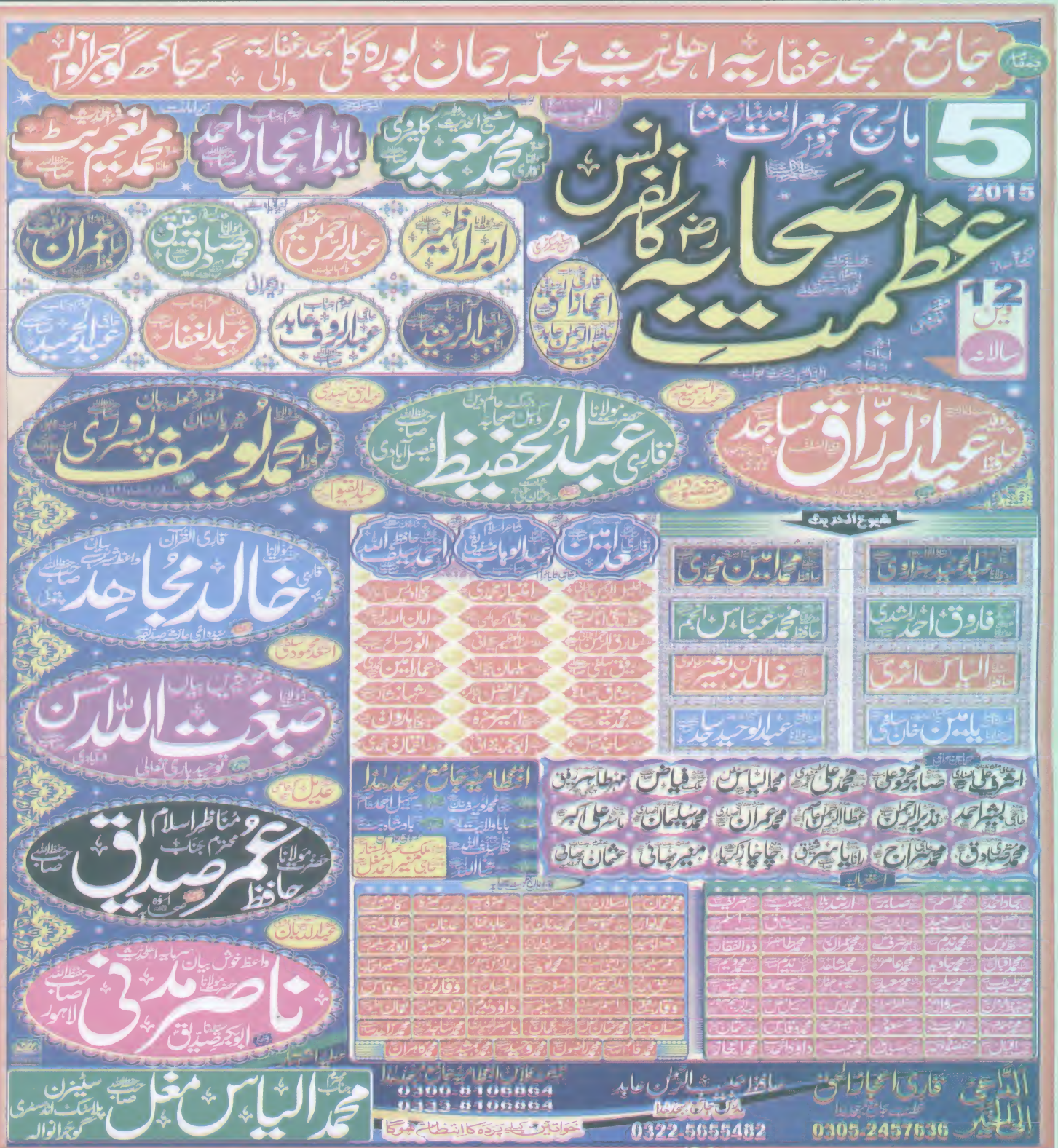

عطیہ اشتہار
جناب عبدالرحمن اعظیم مغل ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر گوجرانوالہ
0333 8190712